

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224812

UNIVERSAL
LIBRARY



کفایت مختصر

جلسہ ہفتم ندوۃ العلماء واقع عظیم آباد پٹنہ

ج ۱-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳ ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ روز یک شنبہ ۱۰ شنبہ ۱۱ شنبہ مطابق ۲۴-۵-۶

نومبر ۱۹۵۷ء کو

عظیم آباد پٹنہ میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا

مرتبہ

مولوی سید رحیم الدین صاحب مالک و افاضیہ الہیہ پٹنہ



یونین ایسوسی ایشن پٹنہ

- (۱) جماعت علمائین باہمی ربط و اتحاد کا سبب
 (۲) علماء اور عام مسلمانوں کے باہمی شرمناک نزاعوں کا سدداد اور اختلافی مسائل میں ہندو و بدھ کا ہندو
 (۳) ضرورت زمانہ کو مطابق نصاب تعلیم کی اصلاح و ترمیم اور تعلیم دین کی ترقی اور تہذیب اخلاق - تعلیم کی
 (۴) ایک عظیم الشان اسلامی دارالعلوم قائم کرنا جس میں تمام علوم و فنون عربیہ و ہندیہ کو علاوہ علمی مسائل کی تعلیم
 (۵) ہندوستان کے مختلف حصوں اور ممالک غیر میں اسلام کی اشاعت اور اوسکی بڑھوت
 مثلاً و نیداری و تہذیب اخلاق و حسن معاشرت و تمدن وغیرہ کا پھیلانا۔
 (۶) دینی امور کو واسطے ایک محکمہ افتاء کا قائم کرنا جس میں جید عالم اور مستند مفتی ہوں۔
 (۷) مسلمانوں کی عام اصلاح و فلاح کی تدابیر (ملکی معاملات کو چھوڑ کر)

قواعد رکنیت ندوۃ العلماء

- (۱) ہر مسلمان کم از کم دو روپے سالانہ دینے پر ارکان ندوۃ العلماء میں شامل ہو سکتا ہے
 عطیے کی مقدار ہر شخص کی قدرت اور فیاضی پر موقوف ہو۔
 (۲) ارکان ندوۃ العلماء کے فرائض حسب تفصیل ذیل مندرج ہیں :- (۱) احکام شرعیہ کا پورا اقرار
 (۲) باہمی اتحاد و ارتباط کا کوثر حاصل۔ (۳) ندوۃ العلماء کے مقاصد و اغراض کی انجام دہی میں
 پوری کوشش کرنا۔

(۴) روڈا جلسہ سالانہ ارکان ندوۃ العلماء کو بلا قیمت دیجا جائیگی اور جلسہ عام میں اؤ کو
 تجویز پیش کرنے اور پیش شدہ تجویزوں پر رائے دینے کا حق ہوگا اور جلسہ انتظامیہ کی ممبری
 کے واسطے منتخب ہو سکیں گے بشرطیکہ پوری ہمدردی اور دلچسپی ندوۃ العلماء سے رکھتے ہوں۔
 اور رکنیت جلسہ انتظامیہ کے فرائض ادا کر سکتے ہوں

- (۵) اراکین کو وہ کتابیں جو اونکی رکنیت سے پہلے شائع ہو چکی ہیں پوری قیمت پر اور سال
 رکنیت کی کتابیں ہاستناس روڈا کے نفع قیمت پر مل سکیں گی

طلباء کو اطلاع

عامی بالاوے ۱۳۱۲ء سے دارالعلوم کے درجہ اڑنے والا فتنل گولہ گنج کھنڈ میں ہو گیا ہے
 اس میں جو طلباء داخل ہونا چاہتے ہوں وہ اگر درجہ میں داخلہ کے قواعد کو دیکھ لیں۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَبِهِ نَسْتَعِينُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
يُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِينِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

سید محمد ہر آن چیز کہ خاطر خواست

آمد آخر ریس پردہ تقدیر پر پدید

چشمہ کی خوش نصیبی تھی کہ ندوۃ العلماء کا مقدس جلسہ ہوا۔ اور صد باعلما و مشائخ کی زیارت نصیب ہوئی۔ کُلُّ اَمْرِ
مَرَّ هُوْنَ بِاَقَاتِہِ شَوَالِ ۱۲۸۵ھ سے اسی مبارک دن کا انتظار
کر رہے تھے۔ اور طاعون کی وجہ سے اپنے وقت پر اجلاس کے نہونے سے
سمجھ چکے تھے کہ شاید ہماری بد نصیبی ہمارے پاکیزہ مشرب علما و مشائخ کی زیارت کے
ہم کو محروم رکھ لی۔ مگر ہم کو مولوی سید شرف الدین صاحب یر سٹریٹ لاکا شکر گزار
ہونا چاہیے جنکی توجہ اور مہموری اور مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس و

و آئیری جیٹریٹ کی کوشش نے ماہ جب میں ری آنکھوں کو دھندلا دیکھا ہی دیا جسکو ہم نے
 کبھی نہ دیکھا تھا اور اب اسکو کبھی نہ بھونکنے۔ جلسہ کی تاریخیں ۴-۵-۶ نومبر
 مطابق ۱۰-۱۱-۱۲۔ جب سلسلہ کے مقرر کی گئی تھیں۔ مگر ۲ نومبر سے ہمانوں
 کی آمد شروع ہوئی۔ اسٹیشن سے مکان جلسہ تک گاڑیوں کا تاننا لگا ہوا تھا۔ یوں تو
 جلسہ کا مکان ہی جو قدرتی طور پر یوں کہئے کہ خدا نے پہلی ہی سے اس مقدس
 جلسہ ندوۃ العلماء کے اجلاس کے لئے بنوا رکھا تھا بہت ہی وسیع
 تھا۔ سامنے نہایت ہی خوبصورت بلند شہ نشین۔ اور اس کے دونوں بازوؤں
 میں دو منزلی کمرے اور اتنے وسیع کہ ہر ایک میں دس دس اور میں بیس
 ہمانوں کی گنجائش آسانی سے ہوسکتے۔ مگر ہمانوں کی کثرت سے قیصر کر
 اور بارہ مکانات بھی خالی کر لئے گئے تھے۔ اور وہاں بھی رہنے پہنچنے کا تعلق
 انتظام کیا گیا تھا۔ بیگم پور (پٹنہ) اسٹیشن پر۔ لوی حافظ سید نذر الرحمن صاحب
 سکریٹری جماعت استقبال کا کیمپ تھا۔ جمین انکی اور لوی نہال حسین
 رئیس سہلی کی خدمت سے ہمانوں کے لئے چائے بسکٹ وغیرہ کا انتظام
 کیا گیا تھا۔ اس کیمپ کے متعلق میں انٹیمہ تھے۔ اس قدرے ان بچوں کا جو
 پریشانی اور دھڑ دھوپ کو تو خاطر میں بھی نہ لاتے تھے۔ کسی کام میں انھیں
 عار نہیں کسی خدمت میں ادھنیں عذر نہیں۔ ایک دفعہ تو ہم نے اپنی آنکھوں سے
 دیکھا کہ تین چار پرجوش دانشور ایک گاڑی جسکے گھوڑے بروقت موجود
 نہ تھے خود کھینچے ہوئے آ رہے تھے۔ ٹرین نے سیٹی دی اور دانشور کی سچین
 جماعت آراستہ ہونے لگی۔ ادھر ٹرین پہنچی اور یہ پرجوش گروہ ہاتھ

میں جھنڈیاں لے کر پلیٹ فارم پر بسٹ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ والٹیر دن کے
 سینوں پر پھولدار نشان۔ ماتھے میں جھنڈیاں۔ پہروں پر جوش مسرت
 کی جھلک۔ کچھ ایسا دلربا منظر پیش کر رہا تھا کہ دیکھنے والوں کے دلوں
 میں گدگدی سی پیدا ہو جاتی تھی۔ بھاڑی سے جہان اترے اور ان والٹیر دن
 نے ہاتھوں ہاتھ لیکر جماعت اسے قبالی کے کیمپ تک پہنچا دیا۔ جسے گرد
 جلسہ کی نام دگاڑیاں مہیا رہتی تھیں۔ جب تک جہانوں نے چاہے پانی
 فرصت کی۔ تب تک کھڑی جماعت اسے قبالی کے ایک چھک کو معمور کیا۔
 جسمیں جہان کا نام بقید سکونت لکھا ہوا تھا۔ اور نیز اس مکان کا نام جہان
 ہٹھراٹے جانیگے۔ یہ چھک والٹیر دن کے حوالے کر دیا جاتا تھا کہ جہان کو
 ساتھ لے ہوئے اور انکی قیام گاہ کو پہنچا دیں۔ اسٹیشن میں مکان میں جہان
 رہنے بہنے کا کافی انتظام کیا ہوا ہوتا تھا۔ جہانوں کو پہنچا کر رہ چھک نصیب
 واقفیت تین نادخل کرتا تھا۔ جس کا ایک حصہ دفتر میں رکھ لیا جاتا تھا اور
 اوسکا مشن باورچین ان میں سے پیدا جاتا تھا کہ اب سے کے مطابق جہانوں کی قیام گاہ
 پر کھانا بھیجا دیا جائے۔ ہر مکان میں فرش۔ کھاروا اور سیٹھے پانی کے گھرے۔
 صراحیان گلاس۔ روشنی کیلئے ایک لیمپ۔ ٹین کو لوٹے۔ ٹین کو اگلا دان
 ٹین کی پلفی۔ حقے مہیا کر دئے گئے تھے۔ ہر تیسرے گھنٹے پر جوش والٹیر دن
 کی جماعت ہر قیام گاہ کا دورہ کرتی تھی۔ جہان جس چیز کی کمی ہوتی فوراً مہیا
 کر دیا جاتی تھی۔ باورچی خانے سے خوانوں میں کھانے کا روانہ ہوتا۔ اور والٹیر دن
 کی جماعت کا نگرانی کرتے ہوئے جانا۔ کھارون کا قطار در قطار۔ پانی کے گھرے

لے ہوئے ہر شخص کی قیام گاہ پر پہنچا نا۔ والیٹرون کی ایک جماعت کاٹھاری
 پر سوار ہو کر ہر قیام گاہ میں تاکو بان تقسیم کرنے کے لئے جانا کچھ ایسا بھلا سامان
 تھا کہ قیامت تک بھولانہ جائیگا۔ پٹنہ کیا صوبہ بہار کی آنکھوں نے بھی اس سے
 پہلے ایسا پر جوش اور پروہن و ہنم بالشان جلسہ نہ دیکھا تھا۔ اگر ہم یہ کہیں کہ ساما صوبہ
 اسی میں شریک تھا تو ہرگز مبالغہ نہ ہوگا۔ کوئی ایسا شہر نہ تھا جہاں اسے بکثرت مہمان آئے ہوں
 اللہ بے جوش! ہر ٹرین پر سو سو اور دو سو سو مہمان آتے تھے۔ ہمارے سرگرم اور پر جوش
 مہتممین جلسہ (جو جس خوبی سے انتظام کیا تھا اور تھیں کا حصہ تھا۔ سارے شہر میں
 دھوم تھی۔ کوئی شکر کوئی گلی ایسی نہ تھی جس سے جوق کے جوق مہمان آئے ہوئے
 دکھائی نہ دیتے ہوں۔ شملہ۔ سیالکوٹ۔ پشاور۔ پنجاب۔ بنگالہ۔ اور یہ۔
 لکھنؤ۔ دہلی۔ لاہور۔ امرتسر۔ مدراس و آسام سے مہمان اور علما شریک جلسہ
 ہوئے تھے۔ جابجا ٹرکوں پر محرابین بنائی گئی تھیں جو پھول و پزیرتوں سے آراستہ
 کی ہوئی تھیں۔ اور کسی محراب پر جلی حرفون میں "جائے بہقہم ندوۃ العلما" لکھا
 ہوا تھا۔ اور کسی میں "مرحبا مرحبا" کی گلکاری تھی۔ قریب کے محرابوں میں
 بہت ہی جلی سنہرے حرفون میں "مرحبا مرحبا تعال تعال" لکھا ہوا
 تھا مکان جلسہ کو قریب ہی ایک اسلامی ہوٹل کھولا گیا تھا۔ جس میں چای۔ بسکٹ۔
 کیولے۔ امروہ۔ سیب۔ انار۔ انگورو وغیرہ تازے میوے موجود رہتے تھے۔ اس سے
 چار پانچ قدم آگے بڑھ کر جلسہ کی عالیشان عمارت تھی۔ جس کے صدر بھاگے پہنچے
 اسلامی جاہ و جلال کا نظارہ آنکھوں کو بھر جاتا تھا۔ صدر بھاگ کی پہلی محراب پر
 سنہرے کارچوبی حروف میں "سلام علیکم طیبہم فادخلوہا"

کھا ہوا تھا۔ صدر بھاٹک سے گزر کر اندر آئے۔ پہلے ڈاکخانہ ندوۃ العلما
 کو دیکھے۔ شبہ نشین سے صدر بھاٹک تک جو اتر دھن دو دو یہ دوسرے مکان
 تھے۔ اوسکے آخر میں بھاٹک کو دہنی جانب صیغہ واقفیت کا دفتر تھا۔
 جہاں سے مہمانوں کو اوتھکے ہر استفسار کا جواب اور ہر بات کی اطلاع پہنچتی
 رہتی تھی۔ اور بائیں جانب مطبع الطبع بالکی پور کا اسٹاف تھا جو
 پردگرام (نظام) وغیرہ چھاپنے کے لئے تیار رہتا تھا۔ اور اسیکے پاس ایک سیج
 خواہت میں سکرٹری جلسہ دعوت کا دفتر تھا۔ اوسکے بعد تھوڑا
 صحن چھوڑ دیا گیا تھا۔ اور اوسکے بعد قنات کی حد بندی تھی۔ پھر ایک ٹھک
 تھا جس پر جلسہ ہفتہ منڈوۃ العلما لکھا ہوا تھا۔ اندر سے جلسے کی
 شان اور آرایش۔ آنکھیں قیامت تک اس پر لطف نظارہ کو نہ بھولیں گی۔
 جلسہ میں داخل ہوتے ہی پہلے بچوں کی نشست تھی جس پر سرخ گیرنگہ منڈھا ہوا
 تھا اور لالے کے کھیت کی طرح لہلہا رہتا تھا۔ سرخ گیرنگے سے منڈھے ہوئے
 ستون شاخ مر جان کا دھوکا دے رہے تھے اور اوپر گولے کی بیٹ صلی دہل
 ایک ستون سے دوسرے ستون تک جالیدار پردوں کی محراب بنائی گئی تھی جسکے
 سچ میں چینی قندیلین لٹک رہی تھیں۔ ہانڈیان۔ کونڈیان۔ جھاڑ فائوس
 سے آنکھوں کو چکاچوند لگی ہوئی تھی۔ آگے بڑھ کر تقریباً پانچ سو کرسیوں کی نشست
 تھی۔ بائیں جانب صدر چوبہ کے قریب ایک فٹ بلند ایک اور چوبہ ترہ بنایا گیا
 تھا۔ جسکے تین طرف سرخ گیرنگے کا احاطہ تھا اور فرش پر ایرانی قالین بچھا ہوا
 تھا۔ اور فرنیے سے کرسیاں لگی ہوئی تھیں۔ یہ اغرازی ممبران اور حکاموں کی

نشست کی جگہ تھی۔ پہلے دن ہمارے مہربان اور ہر دلعزیز سیمٹی محسن علی صاحب اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پٹنہ شریک جلسہ تھے۔ شبہ نشین کی طرف پہلے قد آدم سے بھی بلند چوبلی چبوترہ تھا جو دوسرے کو ٹھٹھے سے ملا کر بنایا گیا جس پر سرخ کیز کا منڈھا ہوا تھا۔ اور سبز کیزنگے کی خوشنما جھال لٹک رہی تھی۔ اوسکے اوپر کارپٹ کا فرش تھا اور ایک بڑی سی میز رکھی ہوئی تھی۔ اور ہر چار طرف کرسیاں بھی ہوئی تھیں جس پر ڈائیران اخبار اور ریپورٹوں کی نشست تھی۔

آخر بازار پتربیکا کا ریپورٹر۔ اور بہار نیوز بھگلیپور کا ریپورٹر۔ وکیل امرتسر کا ریپورٹر۔ پنجاب اور برودر لاہور کے لائق اور قابل قدر ڈائیر۔ اور اینج بانکی پور کے ڈائیر بیٹھے ہوئے کارروائیوں کو نوٹ کر رہے تھے۔ اسکے دہنے اور بائیں شبہ نشین پر جانے کے زینے تھے۔ اس چبوترے سے دو فیٹ کی بلندی پر وہی دوسرے مکان ہے جسکو ہم شبہ نشین کہتے آتے ہیں۔ اوسکے دونوں پایوں پر بڑے بڑے چلتی آئینے لگے ہوئے تھے۔ اور تمام کارپٹ کا فرش بچھا ہوا تھا۔ اس چوبلی چبوترے سے ملی ہوئی مگر دو فیٹ کی بلندی پر شبہ نشین بھی جسکے سامنے ایک چھوٹی سی نفیس میز رکھی تھی اور اوپر ایک نہایت ہی نفیس اعلیٰ درجہ کی کامدار چادر (ٹبل کلاتھ) پڑی ہوئی۔ اوپر دو گلدان قرینے سے رکھو ہوئے تھے چھت میں جھاڑو فانوس لٹک رہی تھی۔ شبہ نشین کے بائیں جانب ایک گوشہ میں مقرر کی جگہ تھی جسکی نہایت ہی خوشنما رنگین آہنی کھڑے سے حد بندی کر دی گئی تھی۔ یہی جگہ تھی جہاں واعظین اور مقرر کھڑے ہو کر تقریر کرتے تھے۔ اور اس شبہ نشین کے بعد جہاں پر قالین کا فرش تھا علما کی نشست

جلسہ چوتھی نوہر سے شروع ہوا اگر تیسری نوہر کا دن گذر کر چوتھی کی رات عزیزوں نے جن عیوبی سے کافی کچھ بیان نہیں ہو سکتا۔ ادمعروضون فی اللہ اکبر کی دلگداز آواز سنائی اور دھرسارے مہمان اوٹھ بیٹھے۔ نماز ادا کی۔ اور جلسہ بین جمع ہونا شروع ہوئے۔

مولوی عبد الحمید صاحب مینچر رومو کمپنی کی توجہ خاص شکر یہ کی مسرتی ہر جنھون باشندگان بانکی پور کی آسانی کے لئے (جو مقام جلسہ سے تقریباً تین کوس کے فاصلہ پر ہے) غیر معمولی طور پر بجے سے اجلاس کے بعد تک دس دس منٹ پر گھڑیاں چھوڑنے کا پہلے سے انتظام کر دیا تھا۔ اور شب کو جلسہ وعط سے فراغت پانے کے بعد بھی جامع مسجد مدر کے قریب ہی متعدد گارڈیان تیار رہتی تھیں جس سے مسلمانوں کو عموماً اور باشندگان بانکی پور کو خصوصاً بڑی آسائش پہونچی۔ سارے سات بجے سے اجلاس شروع ہوا۔

کارروائی جالہ اول

ابھی سات نہیں بجے تھے کہ مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی اور سب سے پہلے آرمیون کے جمع ہو گئے۔ مگر ایک سناٹا سا چھایا ہوا تھا۔ گویا کسی کے منہ میں زبان نہیں تھی۔ سب کی نگاہیں شہ نشین کبیرف تھیں اور بڑی ہیمینی سے سیکوٹو ٹھہر رہی تھیں کہ پہلے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی مقدر کی جگہ پر تشریف لائے۔ سب کی نگاہیں اوٹھ گئیں۔ آپ نے آداب جلسہ پڑھ کر سنایا۔ اور نظام کے مطابق کارروائی شروع ہوئی :-

(۱) قاری عبدالرحمن صاحب نے نہایت خوش الحانی اور قرأت کے ساتھ سورہ نور کی چھٹا
 اَللّٰهُ نُورٌ لِّلْاَسْمَاءِ اَتِ وَاَلَا تُرِضُ بِالْاٰیَةِ تِلْكَ اَتِیْنِ - سورہ نور کی آیت
 تھیں یا نورانی الفاظ جو نور بن بنکر ساسعین کے دلوں میں اور رستہ تھے۔ اور سیر
 اونکی قرارت نور علی نور۔ سارے جلسہ پر جلال ربانی پھایا ہوا تھا۔ دلالت
 میں خشیت الہی جو شس مار رہی تھی۔ ۱۰ منٹ آپ بکلا وقت تھا۔

(۲) مولانا شاہ محمد رشید راجی صاحبہ عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ
 پیٹنہ (صدر انجمن مجلس استقبالی) کھڑے ہوئے۔ آپکی نورانی صورت آپ کی
 ظاہری اور باطنی وجاہت۔ آپکی درویشانہ وضع عصا دست مبارک میں لے ہوئے
 کھڑے ہونا۔ حاضرین جلسہ کے دیکر کچھ ایسا اثر کر گیا کہ تقریر کرنا تو پیچھے رہے ابھی
 سے لوگ محو حیرت بن ہوئے تھے۔ آپ نے پہلے اپنی زبان کی نسبت مغذرت کی
 اور اوسیکے ضمن میں مختلف قسم کی زبانوں کا حال بیان فرمایا۔ اسکے بعد آپ نے
 اپنی اور صوبہ بہار کی طرف سے ندۃ العلماء کا شکریہ ادا کیا۔ اور نیز ہماری جہان
 علم دوست گمنٹ کی نہایت پر جوش الفاظ میں تحسین و شکر گزاری کی کہ یہ اوسکی سایہ عاطفت
 کی بدلت ہے کہ ہم بے تکلف ہر طرح کی علمی و عملی دینی دنیاوی ترقی بہولت کر سکتے ہیں پھر
 اسلام کی اگلی اور پچھلی حالت نہایت پر جوش الفاظ میں بیان فرمائی حضرت عرفادق رضی اللہ
 عنہ کو اسلام لانیکی حقیقت جو وقت بیان فرمائی تھی سارا جلسہ سچین تھا۔ آپ کو آجکل کے شیخ
 کی نسبت بیان فرمایا کہ انکو خلوت گئے ہیں کچھ مزا اٹکیا ہے کہ قوم کی تباہی سے مطلق خبر نہیں اور علما کو خبر
 بھی تو انھیں اپنے بیٹ کو دھندنس کہان فرصت اور ام کو عیش و عشرت کہان جہلت پھر اسلام
 تباہی آؤ تو کیا ہو۔ اب ہمارے علما کو اس طرف توجہ ہوئی ہو اور یہ مقدس جلسہ جسکا آج ساتواں اجلاس

اور ندوۃ العلماء کے نام سے موسوم ہے قائم ہوا جسے قوم کے سدھارنے کا بیڑا اٹھایا ہے خدا کا بیڑا پار لگائے اور اسکی کشتی ساحل مقصود تک پہنچائے۔
اسکے بعد آپ نے نہایت خشوع و خضوع سے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ ”خداوند اودھ دن دکھانا کہ ہم اسلام کو بری حالت میں نکھین۔ خداوند اتوں نے ان علما کو جیسی توفیق ہدایت دی ہو انکی نیتوں کو بھی درست رکھ اور بہت میں برکت اور نصیحت میں تاثیر دے۔
خداوند اتیرا نام لینے والے ترقی کرتے رہیں۔ اسے اللہ تعالیٰ سے ہم کیا مانگ سکتے ہیں وہی ہے جو تجھ کو دینا چاہئے۔“ اسکے بعد آپ نے تحریک کی کہ مولانا احمد حسن صاحب (خلیفہ مولانا حاجی امداد اللہ قدس سرہ و محشی مشنوی مولانا روم) کانپوری اس جلسہ کے صدر انجمن قرار دئے جائیں۔ چنانچہ باتفاق رائے مولانا موصوف صدر انجمن ہوئے۔

(۳) اسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کھڑے ہوئے اور بیان فرمایا کہ صدر انجمن صاحب علیل ہیں ضعف کی وجہ سے کھڑے ہو کر تقریر نہیں فرما سکتے اسلئے مجھے ارشاد ہوا ہے کہ میں انکی طرف سے افتتح جلسہ کی تقریر کروں۔ مولانا صاحب دستور ہے کہ وہ اپنی افتتاحی تقریر میں پہلے علما کو مخاطب کرتے ہیں اور آیت کریمہ ”انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء“ بیان فرماتے ہیں کیونکہ علما کو خشیت کی زیادہ ضرورت ہے اور انھیں کی اصلاح پر تمام مسلمانوں کی اصلاح موقوف ہے۔ اسکے بعد آپ نے علما کے دلوں میں خشیت الہی کے ضروری ہونے پر نہایت ہی برجستہ تقریر کی۔ پھر مختصر الفاظ میں ندوۃ العلماء کے اغراض و مقاصد کو بیان فرمایا کہ ”ندوۃ العلماء کے مقاصد اغراض کی حقیقت بھی یہی ہے کہ مسلمانوں کی تعلیمی اور تمدنی برائیاں دور ہو جائیں۔“

اور اسلام کی ترقی ہو۔ ہمیں سب سے زیادہ ضرورت اس صلح تعلیم کی ہے۔ اس لئے مذکور بالا
 نے اسکی پہلے ہی فکر کی ہے لیکن اسکی اشاعت ہو تو کمزور فکر مغربی علوم کے تعلیم یافتہ
 اور مشرقی علوم کے تعلیم یافتہ حضرات میں نہایت ہی درجہ تھا تا فرسہ۔ مگر ٹیوٹی اور
 حضرات ہملوگوں کو چشم حقارت سے دیکھتے ہیں اور ہمارے لئے نئے نئے خطاب
 تراشتے ہیں ایسی حالت میں اس بات کی کیا امید ہو سکتی تھی کہ وہ ہماری تجویزوں
 کو سنیں گے یا پسند کریں گے مگر الحمد للہ کہ اس جلسہ میں اور ہمارے اس شہر میں دونوں
 قسم کے حضرات مجتمع ہیں۔ نہایت صلح و صفائی کے ساتھ ایک دوسرے کی تقریر سننے
 پر آمادہ ہیں۔ لہذا میں کہوں گا کہ مدت کے پھرے ہوئے گلے اور آج دونوں میں صلح
 ہو گئی کہ نہ صلح مقلد اور غیر مقلد کی؟ کو نہ صلح شیعہ و سنی کی؟ نہیں ہرگز نہیں۔
 اس سے بڑھ کر قابل تسد صلح اور مہتمم بالشان صلح یعنی نئی تعلیم اور پرانی تعلیم کی صلح۔
 دینی و دنیاوی علوم کی صلح جسکی مسلمانوں کو اس قدر ضرورت تھی اور بغیر ایک بے معرفت
 سے ملے ہوئے ہرگز ترقی نہیں کر سکتے تھے اور کشاکش میں کام خراب ہو رہا تھا۔
 پس آجکی صلح کی ہم مبارکباد دیتے ہیں۔ ۵۔ لہذا الحمد للہ ان میں اور صلح فادانہ
 حوریان رقص کمان نغمہ ستانہ زندہ دنیوی تعلیم کے مقتدا یہ حضرات
 نئے تعلیم یافتہ اور مذہبی تعلیم کے مقتدا یہ مقدس علماء۔ ایچھے پھر کیا ہے۔
 رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً ۖ وَنُؤْنِصِبْ
 ہو گیا۔ اب ہاتھ ملائے اور پڑھئے وقنا عذاب النار ۱۰
 (۴) اس مختصر تقریر کے بعد مولوی حکیم عبدالحمید صاحب عظیم آباد
 نے اپنا عربی قصیدہ مولانا کے حوالہ کیا۔ جناب موصوف نے اسے ہاتھ میں

لیکر پہلے یوں مندرمایا کہ "حضرات یہ قصیدہ ہے اُن بزرگ کا جو ہمارا اس شہر ملکہ صوبہ کے فخر ہیں طبیبوں میں بہترین طبیب حکیموں میں لائق حکیم۔ عالموں میں جید عالم۔ رئیسوں میں ایک معزز اور با اقتدار رئیس یعنی جناب حکیم مولوی عبد الحمید صاحب مدظلہ العالی۔

اور یہ قدیم دستور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی اکثر مجالس میں قصائد تقنین طبع کے لئے پڑھے جاتے تھے۔ ہمارے مولانا مدظلہ کا قصیدہ یہ ہے۔" آپ نے پورا قصیدہ نہایت خوش الحانی سے پڑھا۔ جبکہ ہم یہاں پر صرف مطلع ہی لکھنا کافی سمجھتے ہیں ۵

لکھو بشری و جاء حمد الوفود : التقرؤنا من الدھر العنود
(۵) اسکے بعد مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلماء

نے صدر انجمن کی اجازت سے ندوۃ العلماء کی سالانہ رپورٹ پیش کی :- "حضرات! ندوۃ العلماء جن ضرورتوں کے پورا کرنے کو قائم کیا گیا ہے اور اس سے جو فوائد مسلمانوں کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ اس قدر زیادہ ہیں جنکو میں اس وقت بیان نہیں کر سکتا۔ صرف دو مقصد و نکل طرف آپ کا خیال میں رجوع کرنا چاہتا ہوں۔ (۱) اصلاح نصاب و طریقہ تعلیم (۲) رفع نزاع باہمی علما۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ انھیں دو مقصدوں کے ساتھ مسلمانوں کی دینی اور دنیوی ترقی وابستہ ہے۔

اسیوجہ سے جس مبارک وقت میں ندوۃ العلماء کی بنیاد پڑی ہے۔ اس وقت یہی دو مقصد پیش نظر تھے پھر رفتہ رفتہ اور مقاصد اضافہ کئے گئے۔ پہلے مقصد کے مدافع ہندوستان کے نامور اور معزز علما کی رائیں حاصل کر گئیں۔ جنہیں

جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد۔ مولانا
شاہ محمد حسین صاحب آلہ آبادی۔ مولانا عبداللہ صاحب ٹونکی۔ مولانا
محمد فاروق صاحب چڑیا کوٹی کی رائیں اور تجویزین شامل ہیں۔ ان سب حضرات
نے مذوۃ العلما کی اس تجویز کے ساتھ اتفاق کیا کہ نصاب مروجہ قابل اصلاح و ترمیم
ہے۔ گو جزئیات میں کچھ کچھ اختلاف باقی رہا جسکے دور کرنے کے لئے کمی یا
خاص علما کی مجلسین منعقد ہوئیں۔ سب سے بڑی مجلس ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ میں منعقد
ہوئی تھی۔ جس میں مولانا عبداللہ صاحب ٹونکی۔ مولانا فاروق صاحب چڑیا کوٹی
اور اکثر مدارس اسلامیہ کے مدرسین موجود تھے۔ اسنے تمام تجویزوں پر غور
کرنے کے بعد جو نصاب بنایا۔ اسکی نقلیں علما کو بھیجی گئیں اور پھر اسنے رائیں
لی گئیں یہاں تک کہ درجہ ابتدائی کا نصاب جو بالفعل درالعلوم میں جاری ہے
تجویز کیا گیا۔

اس نصاب میں جو خوبیاں ہیں وہ دیکھنے کے متعلق ہیں۔ سب کا بیان کرنا
مشکل ہے تاہم بعض بعض خصوصیتیں میں ظاہر کرتا ہوں۔ اول یہ کہ اسکی مدت
خواندگی صرف تین سال کی ہے۔ اگر دس برس کے سن کا لڑکا اسکو شروع کرے
تو تیرہ برس کے سن میں وہ فارغ ہو کر انگریزی پڑھ سکتا ہو۔ دوم یہ کہ
اس میں کتابیں ہر فن کی بہت کم رکھی گئی ہیں۔ مگر ایسی کتابیں انتخاب
کی گئی ہیں جنکے پڑھنے سے استعداد بھی بڑھے اور مسائل کا استیعاب
بھی ہو جائے۔ سوم یہ کہ سہ سالہ خواندگی کے بعد بہت اسقدر
ہو جائیگی کہ فارغ شدہ طالب العلم عربی لکھنے پڑھنے پر بخوبی قادر ہو گا۔

چہارم یہ کہ اسی ست میں حدیث فقہ فرائض اخلاق اور عقاید کے معلومات بقدر ضرورت حاصل ہو جائیں گے۔ اور کلام مجید کا ترجمہ بے تکلف کر سکے گا۔ پنجم یہ کہ حساب اربعہ متناسبہ و حساب تجارت مکمل اور اقلیدس کا پہلا مقالہ اور خبر فیہ عالم اور تاریخ اختلاف بھی پڑے ہو جائیگا۔ جو ایسے طلبہ کو جو اسکے بعد انگریزی پڑھنا چاہیں گے بہت مدد دیگا۔ اور جو تجارت وغیرہ میں اپنی زندگی بسر کرنا چاہیں ان کے واسطے دینی و دنیوی معلومات کا ذخیرہ ہوگا۔

اسکے بعد آپ نے دوسرے مقصد پر گفتگو کی اور فرمایا کہ ندوۃ العلماء خود اس مقصد کی عملی کارروائی ہے اور اپنے دعوے کی اپیل ہے۔ عہد آفتاب آمد دلیل آفتاب اسکے بعد آپ نے اسکی توضیح سنہ مائی۔ اور واقعات سے اس بات کو دکھایا کہ ندوۃ العلماء کے اثر سے باہمی نزاعیں سکھ رہی ہیں اور سکھ رہا ہے جو پختے کی اس سے توقع ہے پھر آپ نے وفد کی روانگی۔ جائداد موقوفہ کے انتظام کی کیفیت بیان فرمائی۔ اور آپ کے ریویو سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سال ذریعہ بیان میں جو خطوط باہر سے دفتر میں آئے انکی تعداد ۱۱۴۷۔ اور جو دفتر سے باہر روانہ کئے گئے انکی تعداد ۲۵۰۰ اور جو کتابوں کے پلنڈے بھیجے گئے انکی تعداد ۱۲۳۲ تھی۔ اور کل چندہ دہندگان کی تعداد ۸۹ تھی

اسکے بعد آپ نے مختصر جمع خرچ ندوۃ العلماء کا پیش کیا کہ ”غزہ شوال ۱۳۱۵ سے سلیم رمضان ۱۳۱۶ تک کل آمدنی ندوۃ العلماء اور دارالعلوم کی مع بقایا سینے گذشتہ کے چودہ ہزار ایک سو اٹھتر روپے چودہ آنے چھ پائی ہوئی۔ اوکل صرف دونوں کا سال مذکور میں دس ہزار چار سو پچہتر روپے چودہ آنے دو پائی ہوا سا لہام

پرتین ہزار چھ سو چار سو روپے چار پائی باقی رہے۔ پھر غرہ سوال مسئلہ ہست
 سلخ ربع الثانی مسئلہ تک چھ بیسے میں کل آمدنی مذوقہ العلماء و دارالعلوم کی مدد
 بقایا سینیں گزشتہ کے بیس ہزار چار سو اکاون روپے سات آنے چار پائی۔
 کل صرف تیرہ ہزار چار سو چوں روپے چودہ آنے۔ باقی چھ ہزار نو سو چھیا نو سو روپے
 نو آنے چار پائی ساسی خرچ میں دس ہزار سات سو سولہ روپے کی وہ رقم بھی شامل
 ہے جو بابت اداسے قیمت مکان دارالعلوم و خرچ تعمیر کمرہ کے دارالاقامہ و فلک بن
 جائداد مذوقہ شاہجہان پور میں صرف ہوئی۔

(۶) اسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس

بھیک پور ضلع علیگڑھ نے اپنی ایک مولانی تحریر پڑھی۔ جسکا لفظ لفظ سانچے میں ٹھکانا
 تھا۔ زبان ایسی صاف اور ستھری کہ سچا لکھتا۔ پھر دلچسپی کا وہ عالم کہ یہی جی چاہتا
 کہ سنتے ہی رہتے بعض بعض تو کو کون نے جملہ ہزارے کی فرمائش کی۔
 افسوس کہ ہم اس وقت قلت گنجائش کی وجہ سے پوری تقریر کو نہ چھاپ سکے۔

(۷) اسکے بعد مولوی شاہ نظام الدین صاحب بھجری نے مولوی سید

شرف الدین صاحب بیرٹراٹ لاکا خواہش کے مطابق طلباء کی تعلیمی حالت لکھا
 کے لئے امتحان کی خواہش ظاہر کی۔ صدر انجمن صاحب کی اجازت سے حافظ وابدلی
 طالب علم دارالعلوم نے چند آیتیں کلام مجید کی نہایت خوش آسانی اور قرات کے ساتھ
 تلاوت کیں۔ سارا مال مرحوم صاحب۔ جزاک اللہ آواز سے گونج اٹھا۔ اسکے بعد
 طلباء کا امتحان شروع ہوا۔ مولوی سید شرف الدین صاحب بیرٹراٹ
 کسور کم کی ضرب کا ایک سوال دیا۔ پھر دیکر کیا تھی۔ سلیٹ پر لکھا کھٹ پسنین چلنور

اور بات کی بات میں بھونکے جھونکے جواب لکھ کر رکھ دیا۔ اور لطف یہ کہ بلا استئذان جہاں

سب کا مجمع۔ ایک حیرت تھی کہ سارے جلسہ پر چھائی ہوئی تھی۔ ہر طرف سحر تحسین
 و آفرین کی صدا بلند ہوئی۔ پھر مولوی محمد سلیمان صاحب پھلواروی
 نے اردو کے جیلے دے کر عربی میں ترجمہ کریں۔ بچوں نے ایسا بجا و ترجمہ کیا کہ
 انگلیں پڑ کر۔ ونگہ۔ ونگہ کہ حیرت تھی کہ آہی یہ ڈیڑھ سال کی تعلیم جو یہ اعجاز
 لگا کر پڑھنے کا فن سے شائق تھے اور یہ ان کے ہونے سے دیکھ رہے ہیں۔

(۵) اسکے بعد ہمارے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب ککس
 زارہ سالہ لڑکا دعا کہنے کے لئے کھڑا کیا گیا۔ ننھا سا بچا اس کا تقریر کے لئے
 کھڑا ہوا یہی حیرت انگیز تھا۔ مگر اس نے جس طرح قوم کو لکھا را بڑے بڑے مقرر و
 سے نہیں ہو سکتا۔ سارے جلسہ پر نمونیت طاری تھی۔

سارے گیارہ بجے جلسہ برخاست ہوا۔ جہاں اپنی اپنی فرود گاہ کو
 گئے پھر وہی دانشنیر و ن کی سرگرمی۔ وہی دوڑ دھوپ وہی جہل پیل۔
 پانچ بجے سے۔ ان کے شب تک مدرسہ کی جامع مسجد میں وعظ کا جلسہ

عالم تھا۔ یہ مسجد دریا گنگا کے کنارے ایک بلند موقع پر بنی ہوئی ہے۔ سامنے
 ایک وسیع سبزہ زار ہے۔ لوگوں کے جمع ہوتے ہوتے شام ہو گئی اور چراغ جل گئے
 مولوی محمد کیے صاحب کیل نے جو اہتمام کیا تھا وہ قابل دید تھا نہ لائق
 شینہ۔ جھاڑ و فانوس کی جگہ جگہ سے تمام مسجد بقیعہ نور ہو رہی تھی۔ رات کا عالم
 روشنی کی جگہ۔ دریا کا موبین مارنا۔ اسٹیج اور آگنیوٹ کا چلنا۔ واعظین کا موٹر
 اور دگلڈ ازاجہ میں وعظ و ہدایت فرمانا کچھ ایسا منظر تھا جس کو ہم بیان نہیں کر سکتے

مولوی عبدالماجد صاحب بھگلپوری۔ مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری نے
نہایت پر جوش و غطیان فرمائے۔

کارروائی جلسہ دوم ۵ نومبر ۱۹۲۰ء

آج جوش کا اور ہی عالم تھا۔ مہمان اور سامعین ٹوٹے پڑتے تھے۔
کہیں جگہ باقی نہیں تھی۔ سارا ہال۔ شہ نشین کے دونوں بازوؤں کے کمرے
اور دو منزلیں پر کہیں تل دھرنے کو جگہ نہیں تھی۔ تھوڑی دیر کے لئے سناٹا ہو گیا۔
جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ
”حضرات چونکہ وقت کی پابندی ضروری ہے اور اس وقت تک صدر انجمن صاحب
تشریف نہیں لائے ہیں اس واسطے تا تشریف آوری جناب ممدوح کے مولانا مسیح الزما
خان صاحب کی صدارت سے کارروائی جلسہ شروع کی جائے۔ حاضرین نے اس سے اتفاق
کیا اور مولانا مسیح الزمان خان صاحب کی صدارت سے کارروائی شروع کی گئی۔

(۱) پہلے قاری عبدالرحمن صاحب نے تبرکاً چند آیتیں نہایت خوش الحانی
اور قرأت کے ساتھ تلاوت کیں۔

(۲) پھر قاری صاحب کے بعد حافظ واجد علی طالب العلم دارالعلوم نے کچھ
ایسی خوش الحانی سے قرآن پڑھا کہ سارا جلسہ جدمین تھا۔ اثنائے تلاوت ہی میں ایک
صاحب نے بیاختہ اپنا شالی رو مال انکوارٹھا دیا۔

(۳) اسکے بعد مولوی ابوالخیر عبدالوہاب صاحب مدرس
مدرسہ نظامیہ حیدرآباد دکن نے اپنا عربی قصیدہ پڑھ کر سنایا۔ اثنائے قصیدہ خوانی

میں جناب مولانا احمد حسن صاحب کپوری صدر انجمن تشریف لائے اور مندرجہ
پر رونق افروز ہوئے۔

(۴) اسکے بعد مولوی حافظ سید فضل حق صاحب آزاد نے

اپنا پرچوش ترکیب بند پڑھا۔ ہر طرف سے نعرہ تحسین و آفرین بلند تھا۔ ایک
سے ایک شعر پڑھا ہوا اور ایک سے ایک بڑھکر پرچوش۔ سامعین نے اکثر اشعار
کو مکر پڑھنے کی فرمائش کی۔ ہم قلت وقت کی وجہ سے اسکو شائع نہیں کر سکتے لیکن
ایک بند کو تو ہم بھی نہیں بھول سکتے۔ ”نشان کاروانِ فتنہ ہین دل کو اجالی
ہین عینیت ہی عینیت ہیں سب اللہ والے ہین“

(۵) مولانا محمد فاروق صاحب چریا کوٹی نے جو علم پر ایک

قابل تندر تحریر لکھی تھی۔ مولانا عبد الوہاب صاحب بہاری کے حوالہ کی کہ
پڑھکر سنا دین۔ مگر حضرات کے اصرار سے آپ ہی کو وہ تحریر پڑھنی پڑی۔ آخر میں
آپ کی فارسی مثنوی تھی جسکو مولانا عبد الوہاب صاحب نے پڑھکر سنائی۔ ہر شعر
پر درد اور پر ناثر تھا۔ قلت وقت کی وجہ سے مثنوی تمام نہ ہو سکی۔

(۶) مولانا سید محمد عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلماء نے

دارالعلوم کی ریسورٹ پڑھکر سنائی۔ گویا دارالعلوم کا مرقع کھینچ کر دکھلادیا۔
آپ نے فرمایا کہ ”دارالعلوم کا افتتاح جمادی الاولیٰ ۱۳۳۷ھ میں ہوا تھا مگر
درحقیقت اسکی کارروائی کا آغاز شوال ۱۳۳۷ھ سے ہوتا ہے۔ بالفعل درجہ
اونے کھولا گیا ہے جسکی مدت خواندگی تین سال ہے اور مفصل ذیل علوم و فنون کی
وہمیں تعلیم ہوتی ہے۔ صرف نحو۔ ادب۔ بلاغت۔ منطق۔ فقہ۔ فرائض۔ حدیث۔

تفسیر تاریخ جغرافیہ حساب ہندسہ دارالاقامہ (بورڈنگ ہوس) میں وہ طلبائے جاتے ہیں جن کا سن دس برس سے کم اور پندرہ برس سے زیادہ نہ ہو اور بابت مصارف سکونت اور خورد و نوش کے پانچ روپے ماہواران سے لئے جاتے ہیں۔ جو طلبا غیر مستطیع ہوتے ہیں اور ان کے شوق اور چال چلن اور بے استطاعتی کی معتبر تصدیق ہو جاتی ہے ان کو مدرسہ کی جانب سے وظیفہ دیا جاتا ہے۔ مگر افسوس ہو کہ سرمایہ کی کمی سے صرف بیس وظیفے اب تک مدرسہ سے دئے گئے ہیں۔ پھر آپ نے دارالاقامہ میں طلبا کی ماند و بود کی کیفیت تہذیب خلاق کی حالت۔ طریقہ تعلیم اور نتیجہ امتحان کو نہایت حسن و خوبی سے بیان کیا۔ یہ بھی فرمایا کہ اسکا فیصلہ ہو چکا ہے کہ اس دارالعلوم میں انگریزی تعلیم بھی ہوگی۔ مگر طریقہ تعلیم ابھی زیر بحث ہو۔ اس وقت صوبہ بہار اور روساے اودھ کے لڑکے اس دارالعلوم میں تعلیم پا رہے ہیں۔ اور یہ امر حیرت انگیز ہے کہ ان حضرات کی اولاد تعلیم پا رہی ہے کہ جو خود مدارس اسلامیہ کے بانی اور مہتمم ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ان حضرات کے نزدیک بھی اس مدرسہ کا طریقہ تعلیم نہایت پسندیدہ ہے۔ اسکے بعد آپ نے فہرست ان طلبہ کی پیش کی جنہیں فرنگی محل کے صاحبزادے اور بانسیان مدرسہ آدایہ درہنگہ و مدرسہ اسلامیہ کرناٹک فتحپور وغیرہ کے لڑکے ہیں۔ اسکے بعد آپ نے نواب محسن الملک بہادر۔ نواب بہادر سید امیر حسن خان صاحب پریٹینسنی مجسٹریٹ کلکتہ۔ مولوی سید شرف الدین صاحب بیرٹھاریٹ لاہور مولوی عبدالحق صاحب ابٹو مدرسہ فتحپوری دہلی۔ اور مولوی عبداللہ صاحب ہتم مدرسہ اسلامیہ کرناٹک

کی راہوں کا اقتباس بیان کیا۔ اسکے بغیر مایا کہ مولوی سید شرف الدین صاحب اس وقت موجود ہیں وہ یقین ہے کہ میرے بیان کی تصدیق کریں گے۔

(۷) اسکے بعد ہمارے لائق اور ہر دلخیز مسٹر سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لاسٹ پیسے دامر لعل علی مرکی تائید میں نہایت پر جوش تقریر کی۔ اور سنایا کہ :- حضرات! چندہ کی تحریک میرے ذمہ رکھی گئی ہے۔ اور روپیہ کی فراہمی واقعی ہے بھی ایک امر ضروری۔ کیونکہ کوئی کام روپیہ کے بغیر چل نہیں سکتا۔ دنیا میں کوئی خواہ کسی گورنمنٹ کے زیر سایہ رہتا ہو اسکی زبان کا کھینا ضروری ہے۔ اسلئے ہمارے لئے بھی اپنی گورنمنٹ کی زبان سوا گاہ ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ ہم جب تک اپنے بادشاہ وقت کی زبان سے واقف نہ ہوں تب تک کوئی ضروری عرصہداشت اسکے قانون تک نہیں پہنچا سکتے۔ اور نہ اپنے حقوق اور فرائض اسکو مطلع کر سکتے ہیں۔ پس اپنی گورنمنٹ کی زبان سیکھنے کی ہمیں اسی ہی ضرورت ہے جیسی کہ آب و ہوا یا غذا کی کہ جن پر مدار حیات ہے۔ اب خیال فرمائے کہ ابتدائے میں تو ہم اپنے بچوں کو میاں جی کے پاس کتب میں بیٹھا دیتے ہیں۔ مگر جہاں ذرا اوسکی زبان ٹوٹی تو پھر اسکو اسکول میں داخل کر آتے ہیں۔ اس صورت میں اوسکی تعلیمی ضروری رہ جاتی ہے۔ اسکول میں جہاں اوسکی زبان پر لے لی جاتی ہے۔ ڈی پڑھی وہ بعد ازیں قاعدہ وغیرہ جو میاں جی پڑھا تھا بھول گیا۔ وہ پچھلا پڑھا کھا سب غارت ہو گیا۔ اور اسکے وہ دن گویا عمر سے زائد ہی تھے جو یوں کار ت گئے۔ پھر یہ بھی غریب بچوں کے لئے بڑی بھاری مشکل کا سامنا تھا کہ سب کچھ ایک ساتھ سیکھنا پڑا۔ اپنی زبان الگ۔ اور انگریزی زبان الگ۔ اسپرستزاد علوم کا سیکھنا بھی۔ یہ سب کچھ پورا ہوتا تو کیونکر؟ اور اس میں کامیاب ہوتا تو کس طرح؟

ان اغراض کو مد نظر رکھ کر اراکینِ ندوہ کو خیال پیدا ہوا کہ ضرورت کے موافق انگریزی بھی سکھانی جائے اور اپنی زبان بھی اور دینی زبان بھی اور علوم بھی غرض ہر طرح کی عملی تعلیم بھی ہو اور بحیثیت ہی سے علمی طور پر اخلاق و مذہب کی تعمیل بھی۔ اسی غرض کے لئے دارالعلوم قائم کیا گیا ہے کہ اس خاص قسم کے طریقہ تعلیم کا بندوبست کرے اور متفق علیہ مسائل کی علامت اور امور معاشرت میں بھی سب فرقے اہل اسلام کے ملکر کام کرنے کی کوشش کریں تاکہ وہ ہر طرح کا مباح ہوں اور باہمی اختلافی مسائل میں سختی کی و مسامت سے بحث کریں نہ کہ لڑائی اور کتے سے کام لیا جائے۔ اسکے بعد پچھار نے علماء اور نو تعلیم یافتہ حضرات کے باہمی تنازع کی وجہ نہایت بین لائے اور واضح مثالوں سے بیان کی اور اپنی طرف اشارہ کر کے کہا کہ کبھی ہم بھی مِنْ تَشَبَهٍ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ کے مصداق بنائے جا چکے ہیں۔ مگر آج خدا کا شکر ہے کہ جو ہمیں یہ کہتے تھے۔ او تمہوں نے ہی ہم کو اپنے گلے لگا لیا ہے۔ اسلام دنیا اور دین دونوں کو جمع کرنا سکھاتا ہے۔ اور یہی منشاء ہندوۃ العلماء کا اور اسطرح یہ دونوں جمع ہو سکتے ہیں۔ پھر اپنی گزشتہ علمی ترقی۔ اور وہ اندلس، اٹلی، زمانہ یاد دلایا اور اپنے گزشتہ علوم کے مفقود ہونے پر افسوس ظاہر کر کے آئندہ ترقی کی طرف ہمت دلائی اور کہا کہ یہ ساری امیدیں انشاء اللہ نہ وہ سے پوری ہونگی۔ طبعیات اور علم ہیئت کا ذکر کرتے ہوئے چند عربی رسالوں کا آپ نے بتا دیا کہ ان پر بھی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ آخر قسم کی کتابیں لکھنے والے مسلمان ہی تھے۔ پھر فرمایا کہ ہم جب لکھنے لگے تھے تو اُس سے پہلے ہمیں خیال تھا کہ دارالعلوم کا مکان کوئی معمولی چھوڑا ہو گا۔ اور کثافت تو یقینی ہوگی۔ مگر ماشاء اللہ وہاں تو دس ہزار کو ایک وسیع مکان خرید لیا ہے جس میں طلباء کے وزرش خور و نوش و تعلیم و تفہیم کے ہر قسم کے سامان عمدگی سے مہیا کر رکھیں۔ درگاہ دیکھی۔ بورڈنگ ہوس

(دارالافتاء) دیکھا جسکی نگرانی علما کرتے ہیں۔ دارالافتاء کے ہر کمرے میں بیواریں لاریاں بنی ہوئی ہیں کہ طلب اپنی اپنی کتاب الگ الگ کھین۔ اور ایک جگہ ٹوکر یوں ہیں جو ایسا رکھی ہوئی تھیں اور سب اوسے پانچ روپے میں اور تعلیم کا یہ عالم کہ جسکا نمونہ آپ کل اپنی کھون سے دیکھ چکے ہیں۔ حق یہ ہے کہ ان اللہ والوں نے دارالعلوم مہین بھولا ہے علم کا ایک تعویذ نکالا ہے جسکو گھول کر پلا دیتے ہیں دارالافتاء کے بچوں کو نہایت تندرست اور شہاش و بشاش پایا۔ یہ حقوق عادت اور کرامت مہین تو اور کیا ہے کہ تین سال کے قلیل عرصہ میں لڑکوں کی تعلیم سے ایک کافی حد تک بہرہ مند ہو اور فقیہ۔ ادیب۔ عالم و عامل بن کر نکلے یہم تھا لڑکوں کو چند سوالات حساب اور صرف و نحو اور الف لیلہ کے اعراب کی نسبت دئے۔ اسکی نسبت ہمیں اعزاز ہے کہ جو کچھ ہم خود نہیں جانتے تھے وہ ان لڑکوں نے بتایا۔ اور ہمارے سوالوں کے معقول جواب دئے۔ پھر میں نے جغرافیہ منطق جبر مقابلہ اور اقلیدس میں مختلف سوالات کئے اور ہر ایک میں نہایت معقول اور بہت کچھ کا جواب پایا۔

حیرت ہو کہ ابھی صرف ڈیڑھ سال کی تعلیم ہے اور ایسا بے نظیر نتیجہ! پھر میں نے فارسی کا یہ شعر دوست آن داغم کہ گیر دست دوست پڑ در پشان حالی و در ماندگی و عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے دیا جسکا اور مضمون نے نہایت عمدگی سے باخا و رہ ترجمہ کر دیا۔ اور اس بات کا ثبوت دیا کہ وہ طرے کی طرح نہیں پڑھا ہے گئے۔ بلکہ جو کچھ پڑھا ہے اوسکو جانتے اور سمجھتے بھی ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ انگریزی اور عربی دونوں کے سیکھنے کی ایسی اشد ضرورت ہے کہ انہیں سوا اگر ہم کسی ایک بھی چھوڑ دیں تو بادیں سے محروم رہتے ہیں یاد دینا۔ پس اس ضرورت کے پورا کرنے کے لئے مذکورہ علماء کو ایسے دارالعلوم کے قائم کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی بسبب میں عربی کتابوں کے مضامین کا کام پڑتا ہے تو ناچار ہمیں

سیل صاحب اور مدرسہ میں صاحب غیر انگریزوں کا نام لینا پڑتا ہے۔ افسوس ہو کہ اتنے
 بڑے سرمایہ زبان و علم عربی کے مالک ہو کر ہم اپنے ہی گھر کے حالات اور اپنے ہی موروثی علم کی
 بابت اغیار مصنفین کو حوالے دیں۔ اور خود اس سے بے خبر ہوں۔ اپنے موروثی علم اور
 زبان کو کھو بیٹھیں اور دوسروں کی خوش بچینی کریں۔ یہ بھی کچھ کم غیرت دلائیوالی بات نہیں کہ
 جن میں تو سیکڑوں طرح سے ہماری چیزیں شائع کرے۔ اور واسے بر حال ماکہ ہم خود ان سو
 ناواقف ہوں۔ افسوس اعلم کے صنائع کرنے اور کتابوں کے جلادینے کا الزام ناحق ہم
 تھوپا جاتا ہے۔ غرض سطح تعلیم عربی کی محبت اور اس کی درگاہ (دارالعلوم ندوہ) کے لئے
 امداد زری ضرورت پر زور دیکر آپ نے چندہ کی تحریک کی۔ اور فرمایا کہ شاہجہانپور کے جلسہ میں ایک
 صاحب گھوڑے پر سوار ہو کر آئے تھے۔ اور گھوڑا چندہ میں دیکر زیادہ واپس گئے تھے۔
 پھر ایک صاحب حامی کانگریس کا ذکر کیا کہ اس کے پاس صرف ایک کبیل تھا وہ بھی کانگریس
 کے چندہ میں دیدیا۔ اور اس غریبانہ بساط کی لوگوں نے ایسی قدر کی کہ بڑھتے بڑھتے وہ مکمل
 پندرہ سو روپیہ کو بکا۔ بھائیو! دیکھو تم بھی اسی جوش اور اسی ہمت سے کام لو۔ یہ کوئی
 ذاتی کام نہیں ہر قوم کا کام ہے۔ فی سبیل اللہ قوم کے لئے دو۔ اپنی جگہ سے اٹھو۔
 اور ایسا اٹھو کہ اہل شاہجہانپور کو شرمادو۔ آپ کی تقریر کا پچھلا حصہ زیادہ پر جوش تھا۔
 مولانا وارث حسن صاحب مدرسہ اسلامیہ بنارس نے اپنا عامہ سر سے اتار کر دیا
 جسکو ہمارے فیاض و دیادل رکن مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب رئیس بھیکن پور نے
 پکاس روپے میں خرید لیا۔ پھر تو دھڑا دھڑ چندہ ہونا شروع ہو گیا۔ مولوی سید
 عبدالمجید صاحب رئیس صدر گلی پٹنہ نے سات سو۔ اور مولوی سید ابراہیم حسین صاحب
 رئیس ٹیڑھی گھاٹ پٹنہ نے پانچ سو۔ اور مولوی سید خیر الدین احمد صاحب رئیس پٹنہ

و سکرٹری جلد دعوت نے سارے تین سو۔ اور مولوی سید کریم الدین احمد صاحب ریس
 بہار نے سادھے تین سو۔ اور مولوی سید عبد الحفیظ صاحب ریس صدھلی ٹپہ نے دو
 اور نواب مرشد رحیم خاں صاحب ریس وایس چرمین ٹپہ نے سو روپے۔ اور مولوی
 سید عبدالغنی صاحب استھانوی بہاری ملازم سرکار نظام نے اپنی کیا ہتخواہ (ساتھ
 سکے عالی) عطا فرمایا وعدہ کیا۔ اور میر کفایت حسین صاحب ریس ٹپہ نے سو روپے
 علما ندوہ کی طرف سے اور سو روپے خاص اپنی طرف سے جملہ دو سو روپے نقد۔
 اور مولوی نہال حسین صاحب ریس ٹپہ نے بھی نقد دو سو روپے عطا فرمائے۔ پھر
 عام جذبہ شروع ہوا جسکی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔

اسکے بعد ہمارے مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب نے کارایع وقت آن آمد
 کہ من عریان شوم۔ مگر مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹریٹ لائے تحریک کی کہ
 آج لوگ جذبہ دینے کے لئے تیار بھی نہیں آئے ہیں اسلئے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی
 جاہئے۔ چنانچہ محکم صدر انجمن صاحب پھر کارروائی شروع ہوئی۔

(۸) مسٹر نصیر الدین حسین صاحب بیرسٹریٹ لالپا

اسی فراہمی جذبہ کی تحریک کی تائید کے لئے کھڑے ہوئے۔ جس شان سے یہ ہمارا
 پر جوش و جوان تقریر کرنے کو کھڑا ہوا قیامت نہ وہ سماں ہم اور اہل جلسہ و راریا
 ندوۃ العلماء بھولینگے۔ ہر طرف سے رونے اور سکریان لینے کی آواز آرہی تھی جو
 تھا بقرار تھا۔ جو تھا چچین تھا۔ الفاظ سید سادھے تھے۔ مگر جس سچے جوش اور
 سچے دل سے نکلتے تھے اور سکا منشا ہی یہی تھا کہ دل میں گھر کر لے۔ ”انچہ از دل خیزد بر
 دل ریزد“ چند سیدھے سادھے الفاظ نے سارے جلسہ کو جپین کر دیا سارا

جلسہ پر جوش جان فدا کرنے پر آمادہ تھا۔ علما کے طبقہ کا حال نہ پوچھئے۔ رومل
تر۔ آنکھیں سرخ۔ فرطِ گریہ سے سباز خود رفتہ۔ اور خود ہمارے پر جوش نوجوان کا یہ
عالم تھا کہ ڈارٹھین مار مار کر رو رہا تھا۔ جو اس نے رست نہ تھے۔ ہاں ایک نابالغ بھی کہ جو اس
اپنا کام کئے جاتی تھی۔ یا یوں کہئے جتنے پہلو میں چوٹ کھایا ہوا دل تھا اون کو
چٹکیوں سے مسل رہی تھی۔ ہم اپنے پر جوش نوجوان کی تقریر بے غول نہیں سکتے۔
”مفتراتین جس تحریک کی تائید کے لئے کھڑا ہوا ہوں وہ میری صورت سوال ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں مسلمانوں کا یہ جوش تھا کہ عہدِ گرجا
جلبی مضائقہ نیست یہ اور بات افسوس اب اسلام کی یہ حالت پہنچی کہ اوسکے
ہمدرد عہد زریعہ طلبی سخن درین بہت ہے کہتے ہیں۔ آہ وہ کیسے مسلمان تھے جنہوں نے
اسلام پر اپنی جانیں فدا کر دیں۔ صرف اپنی ہی جان نہیں۔ اپنی چھیتی اولاد کی جانیں
اپنے خاندان کی جانیں۔ ایک مسلمان وہ تھے اور ایک ہم ہیں۔ جان کا معاملہ
تو اب رہا نہیں۔ مال پر دار و مدار ہے اور مال ہمیشہ جانوں پر فدا ہوا کرتا ہے۔ مگر اب
ہماری قوم اس امتحان میں بھی پوری نہیں اترتی۔ میں جس کلام کے لئے کھڑا ہوا ہوں
اوسکے لئے بالکل تیار نہ تھا۔ میں اونھیں انصاریوں کی اولاد ہوں جو اپنی جانیں
اور اپنے مال ہمیشہ اسلام پر فدا کرتے رہے ہیں۔ (ہمارے پر جوش نوجوان کا اس
جملہ پر پہونچا تھا کہ فرطِ گریہ سے آواز بیٹھ گئی اور سارے جلسہ میں جوش پیدا ہو گیا۔
ہمارے نوجوان نے جوش میں آکر اپنی سونے کی گھڑی مع چھین جو ساڑھی تین سو
روپے کی تھی دے ڈالی)۔ میں اس وقت اس لئے کھڑا ہوا ہوں کہ انصاریوں کی طرح
اپنی جان اور اپنے مال قوم اور اسلام پر فدا کر دوں۔ وہ اسلام کو ہمارا آبانے اپنے

خون سے سینچ کر پالا تھا کیا ہم اسکو ذلیل دیکھ سکتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ہمارے
 معزز علما کی بگڑیاں اور تر جائیں اور ہم کپڑے پہنے رہیں (پھر ہمارے پر جوش نوجوان نے
 اپنا کوٹ اور جاکٹ اتار کر دے ڈالا) اگر ہم اسی پاک نسل سے ہیں تو ہلکے اور نچلے
 بننا چاہئے۔ ہم اس جلسہ کو مشاعرہ بنانے کے لئے نہیں آئے ہیں۔ ہم یہ دکھانیکو
 ہیں کہ ہم میں اسلام کی کتنی حجت اور کتنی دقت باقی ہے۔ اگرچہ ہم ذلیل حالت میں ہیں
 مگر ابائی جوش اب تک ہم میں باقی ہے۔ ابائی خون اب تک ہماری رگوں میں دوڑ رہا ہے
 عمر ٹوٹی دیواریں ہیں یا یاس کی تصویریں ہیں۔ ہمارے پیشوا اگلائی کو نظلیں
 اور ہم کپڑے دکھتے رہیں۔ بھائیو اب بھی سنبھلو! اب بھی اٹھو۔ ان قومی
 بھکاریوں کی جمعیوں میں بھردو۔ ان اسلامی گداؤں کا دامن بھردو کہ پھر دوسرے
 درگ انکو جاننا نہ پڑے۔ ہاں! ہم مدینہ سے ملک فتح کر نیکو کھلتے تھے۔ کاسہ
 گدائی لیکر نہیں۔ ہم اسلامی شان و شوکت لیکر چلے تھے۔ بھیک مانگنے کو نہیں۔ ہاں
 ہمارے یہ مقدس علما اسوقت بڑی بڑی درگاہوں میں رہتے ہوئے تبلیغ اسلام
 فرماتے ہوئے۔ مگر ہماری غفلتوں کے نتیجے سے اور ہماری ہی لئے انھیں آج درجہ بیک
 مانگنا پڑی۔ آہ! ہم کیا تحریک کریں اور کس بات کی تائید کریں۔ ہم اپنے ہوش میں نہیں
 ہیں۔ ہم سے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ یہ نورانی صورتیں ہمارے دروازہ پر گدگری کریں اور
 پھر ہمارے ہی لئے (خدا جانے یہ پچھلا جملہ کس سچے دل سے نکلا تھا کہ سارے جلسہ
 میں کہرام مچ گیا۔ کوئی اپنے ہوش میں نہ تھا۔ عبائیں۔ عمامے۔ کپڑے۔ گھڑیاں
 روپے میسہ کی طرح برسنے لگے) تو بھائیو تم اتنا تو کردو کہ پھر یہ دوسرے دروازے پر
 جا کر ماتھ نہ پھیلاؤ۔ وغیرہ وغیرہ۔

(۹) ہمارے نوجوان رئیس مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب

رئیس سکریٹری معین اللہ دہلوی نے اسی تحریک کی تائید میں نہایت ہی جرات اور معقول تقریر کی۔ نہایت ہی دلچسپی ہوئی بابتیں تھیں جو کچھ آپ نے بیان فرمایا وہ قابل قدر تھا۔ پھر آپ نے خاص اپنے اور نیرنگان معین اللہ دہلوی کے چند نوجوان ایک فہرست تقریباً ۱۲ سو روپیہ کی پیش کی جن میں سے قریب بارہ سو کے خاص ارسلان کیلئے اور کوئی دو سو کی رستہ طائف طلباء کے لئے مخصوص تھی۔

(۱۰) پھر مرزا اکمال الدین صاحب سنجہ طرانی نے اپنا فارسی قصیدہ

جو سرمایہ دار علوم کے متعلق تھا اس جو شے سے اپنے ایرانی اجداد پر ہلکا سا بال گو بخ اوٹھا۔ سارے جلسہ پر ایک کیفیت طاری تھی۔

(۱۱) اسکے بعد ہمارے مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب کھڑے ہوئے اور

ایسی دلچسپ تقریر کی کہ سبحان اللہ۔ جا بجا نشوئی مولانا روم کی چاٹ دکنوچین کے ڈالتی تھی۔ عموماً آپ کے وعظ میں خاص اثر ہوا کرتا ہے۔ اس وقت کی تقریر بھی حاضرین علیحدہ کور ولا ہی کر رہی۔

(۱۲) ان کے بعد ہمارے دوست شیخ عبدالقادر صاحب

بی۔ اے۔ ایڈیٹر اخبار پنجاب اور نیرنگان و سارے لہور کے لہور کے پیام کہنے کو کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا: جناب صدر انجمن۔ و عیان بہار و مغرب غفرین جلسہ! جن دگلدار تقریروں کو آپ نے ابھی سنا وہ ایسی نہیں ہیں کہ کمی بھولی جائے۔ میں جس بات کی جان کر نیکیاں آیا تھا۔ اس وقت خود میرا دل قابو میں نہیں ہے کہ کچھ کہہ سکوں

اللہ سے جوش! اللہ سے جلسہ کی شان اور دلنشینگی! مہمان اور سامعین
 ٹوٹے پڑتے ہیں پنجاب سے بھی بڑے بڑے علما جو مغز انجمنوں کی طرف سے
 ڈیلیگیٹ (وکیل) ہو کر آئے ہیں شریک جلسہ ہیں۔ کوئی اہل وعیال کو چھوڑ کر
 آیا ہے۔ کوئی گھر میں بیمار کو کراہتا چھوڑ آیا ہے۔ کوئی نوکری سے آیا ہے۔ تو کیا یہ بے
 بغیر دل آویزی سکے آئے ہیں۔ نہیں اسلام کی امداد کو ثواب بھجھ کر لیتا ہے گویا بھوکا
 ہیں۔ آپ دیکھتے ہیں یہ جو کسی عفت آغا توں کو پاؤں کے کڑے اترے رکھے ہیں
 اسی اسلام کی اعانت کیواسطے یہ سہاگ کے زیور ادا کرے گئے ہیں۔ اگر یہ
 کسی سنار کی دوکان پر جائیں تو کچھ وقت نہیں رکھتے۔ اگر آپ لوگوں میں اس
 کڑے کے اترنے کی غیرت ہو۔ اور اس اعانت کا آپ لوگوں پر کچھ اثر ہو اور
 توکل میں نہ وقت دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس ایک ایک کڑے کو اتارنے دامت
 کہ دارالعلوم تیار ہو جائے۔ اور اگر اتنے نہ آئے تو بھی سخت افسوس ہو گا کہ یہاں
 کے لوگوں نے اس سچی اعانت کی کچھ بھی قدر نہ کی۔ کیا مولانا وارث حسن
 صاحب مدظلہ کے ہمارے ہاں کا نامہ آپ کی نگاہوں میں پچاس روپے کی
 وقعت رکھتا تھا؟ (ہرگز نہیں) اور کتنے ہزار بھی ملتے تو کم تھا۔ (ہاں یہ فیاض
 دریا دل رئیس مولوی حبیب الرحمن خان صاحب سیر بھی کم پور فیاض علیک ٹھہرنے
 جو اس عامہ کو پچاس روپے میں لے چکے تھے یہ پچاس اور اضافہ فرمایا۔ بعد
 کو معلوم ہوا کہ وہ عامہ جناب حاجی مولانا شاہ امداد اللہ صاحب صاحب کے ہاں
 کا تھا جو اپنے ہاتھ سے مولانا وارث حسن صاحب کے سر پر باندھا تھا۔ اور
 مولانا اسکو بہت عزیز رکھتے تھے۔ یہ پہلی مرتبہ آپ نے اسکو زیب سر کیا تھا۔ اور

اب آپ کو اس کے بعد کرنے کی سخت حسرت ہو گیا اب بھی ہمارے فیاض دریا
رئیس ایسی متبرک چیز کے لئے مہ نغ بالاکن کہ ارزانی ہونہ کہہ کر کچھ اور اضافہ فرما دے؟
ہم کو انکی فیاضی سے پوری توقع ہے کہ وہ ہزارین بھی اس سے مستاپاں ہوں گے
اسکے بعد آپ نے پنجاب والوں کی طرف سے بہار والوں کا شکریہ ادا کیا۔

مولوی صدق علی صاحب روحی پروفیسر سلاسیہ کالج لاہور کو قوت
نمل سکا اسلئے ان کا عربی خطبہ اور فارسی نظم دوسرے روز پرا دھڑا رکھی گئی۔
بارہ بجے کے قریب جلسہ برخواست ہوا۔ مہمان اپنی اپنی فردگاہوں کو گئے! اللہ علیہ
مین آج ایک غیر معمولی جوش نظر آ رہا ہے۔ دوڑ دوڑ کر خود اپنے سرور پر خوں
اٹھٹھا اٹھٹھا کر مہمانوں کی فردگاہوں میں پہنچا رہے ہیں۔ گو جلسہ تمام ہو چکا ہے
مگر سب کا بڑبوش نظر آ رہے ہیں۔ ایک نشتر سا چڑھا ہوا ہے۔ جوش میں ہوا ہے
ہیں۔ خدایا آج کا جوش ہمیشہ کے لئے قائم رہ جائے۔ آمین!

پھر اوس طرح آخر وقت سے مدرسہ کی مسجد میں وعظ عام جلسہ تھا۔
جناب مولانا شاہ ابوالخیر صاحب فصیحی غازی پوری کا موقع موقع سے مثنوی مولانا
روم کے اشعار پڑھنا سارے جلسہ کو بخوبی بنا ہے ہوئے تھا مولانا صدق علی
صاحب روحی کا پُر جوش وعظ تو اہل پٹنہ کبھی بھول نہیں سکتے۔ مولانا
شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواری کا بیان تو آپ اپنی نظیر ہے۔ مولوی
ابوالخیر عبدالوہاب صاحب پہاڑی سندھ مدرسہ نظامیہ حیدرآباد دکن
نے بھی خوب ہی بیان فرمایا۔ قاری میران شاہ صاحب ادرواج علی طالب العلم
دارالعلوم نے یہاں بھی چند آیتیں تلاوت کیں۔ رات کا وقت اوسپر انکی دلگداز

آواز سارا جلسہ مجھ اور بخود تھا۔ ہمارے معزز دوست مولوی شیخ عبدالقادر صاحب بی گئے۔ ایڈیٹر خیاب اوبرور لاہور نے بھی مختصر سی تقریر کی کہ ”بھائیو یہاں کچھ لکے جانا چاہئے۔ مگر تہ قصے کہانیاں لیکر بنانا مثنوی کی لئے لیکر بنانا۔ وہی لیجانا جس سے تمہاری ناقبت بھر ہو۔“

کارروائی اجلاس سوم ۶ نومبر روزہ

، پنجہ صبح سے کارروائی جلسہ کی شروع ہوئی۔

(۱) پہلے قاری میران شاہ صاحب کھڑے ہوئے اور چہ آیتین کلام مجید کی تلاوت کیں۔ انکے کھڑے ہونے ہی سارے جلسہ کی نگاہیں انکی طرف اٹھ گئیں۔ اور ہر ایک دل پہلو میں مچلنے لگا۔ اللہ ری آپکی قرأت!۔

(۲) پھر مولانا شاہ عین الحق صاحب صاحبزادہ شاہ علی حبیب علیہ السلام پھلاردی کھڑے ہوئے اور دارالعلوم کی ضرورت اور فوائد پر قتل و دل تقریر کیا۔

(۳) مولوی شاہ معین الدین صاحب ریس اسلام پور نے بھی دارالعلوم ہی کے فوائد کو معقول دلائل سے ثابت کیا۔ آپ کی سلجھی ہوئی تقریر کو ادا کیں جلسہ بہت ہی مخطوط ہوئے۔

(۴) مولانا حکیم محمد اسحاق خان صاحب درہنگوی نورانیہ دارالعلوم کے متعلق ایسی پر جوش تقریر کی کہ سارا جلسہ گرما گیا۔ اللہ ری آپ کی زبان کی روائی جو کچھ آپ نے بیان کیا آپ ہی کا حصہ تھا آپ کی تقریر کا پچھلا حصہ ایسا پر جوش تھا کہ سارا ہال بخود تھا۔

(۵) ان کے بعد ہمارے معزز دوست مولوی شیخ عبد القادر صاحب ایڈیٹر پنجاب اور رور لاہور کھڑے ہوئے۔ اور وہ سمان آنکھوں کے پیچے کھڑا کر دیا کہ کبھی غایب نہیں ہو سکتا۔ آپ نے دارالعلوم میں کتب خانے کے لئے زیادہ زور دیا تھا۔ آپ کی ایسی پر زور اسپینج بھلا بے اثر رہ سکتی تھی۔ ہر فیسر سوسا اور دود و سوکتا بین وقف ہونے لگیں۔ مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے سوجلدین مولوی حافظ سید الزکریا صاحب رئیس ٹپنے نے سوجلدین۔ مولوی سید عبدالغنی صاحب ہتھانوی بہاری نے سوجلدین نادر کتابین مصر و بیروت کی چھپی ہوئی جو تھینا کم سے کم دو ہزار روپے کی ہونگی وقف کر دیں۔ اور دیگر حضرات نے بھی تھوڑی بہت کتابیں نذر کیں۔

مولوی عبید الغنی صاحب کی اسلامی فیاضی خاص کر شکر یہ کی سچی کہ علاوہ اپنی تنخواہ کیا ہر سوا تین سو روپے سکے حالی کے کتابوں کے عطیہ میں زیادہ ترویجی نادر اور بیش بہا کتابیں وقف کیں جنکی دارالعلوم کو اشد ضرورت تھی فجزاہ اللہ خیر الجزاء!

(۶) اسکے بعد مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی کھڑے ہوئے اور علم کی ترقی و تنزل پر نہایت بہتہ تقریر کی۔ اپنی تقریر کو اسلام کی گواہی آنکھوں کے پیچے پھر گئی۔ پھر آپ نے اپنا عربی قصیدہ پڑھا جو تندرۃ العلما کی خیر مقدم میں لکھا تھا۔

(۷) اسکے بعد مولوی شاہ ابوالخیر صاحب فیضی غازی پوری نے

دارالعلوم کی فریاد پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بیان سے ہر شخص واقف ہو متحد
بیان نہیں۔

(۸) پیر سٹر سید علی امام صاحب پیر سٹر ایٹلا بانکی پور
کھڑے ہوئے اور انھوں نے اپنی پر جوش اور بے زور اسپیچ سے ثابت کر دیا
کہ صوبہ بہار کو اس دارالعلوم سے کیا کیا فائدے پہنچینگے۔ آخر میں
ہمارے عزیز نے قوم کو اس دارالعلوم کی اعانت کیلئے لٹکارا اور ایسی تقریر
کی کہ جسکے پاس جو کچھ تھا اوسنے دے ہی دیا۔ غایت یہ ہے کہ ایک شخص نے
دو دھیلچے جو اوسکی کمر میں تھے دے ڈالے۔ علاوہ ان عام قومی یا ضمیمہ کے جنکی
تفصیل موجب طہالت ہے۔ اسوقت چند بڑی بڑی زمین بھی موعود ہوئیں مثلاً
مولوی سید شرف الدین صاحب پیر سٹر یا نجسہ۔ مولوی سید علی امام صاحب
دوسو۔ مولوی سید حسن امام صاحب پیر سٹر ایک سو۔ ایک سلطان در دہند اسلام
ڈپٹی کلکٹر صاحب نے (جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے) اپنی پوری بکھا ہوا خواہ مبلغ
تین سو روپیہ عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ شاہابش ہوائی ہمت پر۔ خدا ایسے ہمہ طاق
اور غمخواران قوم کو دونوں جہان میں بامراد رکھو اور ہر ستر قوم کو انکی پیروی کی
توفیق عطا فرماے۔

بارہ بجے جلسہ برخاست ہوا اور اعلان کر دیا گیا کہ چونکہ کئی کارروائیاں ناتمام

رہ گئی ہیں۔ اسلئے جو تھا اجلاس بعد نماز مغرب کے ہوگا۔

حسب معمول مدرسہ کی مسجد میں وعظ ہوا اگر آج نماز مغرب کے بعد ہی جلسہ
برخاست ہو گیا۔ اور سامعین اجلاس کی شرکت کیلئے ٹوٹے۔

اجلاس چہارم

(۱) حافظ و اجد علی طالب العلم والعلوم نے نہایت ہی پُر درد و مجاہدہ
چند آیتیں قرآن کی تلاوت کیں۔ اے ات کا سامان آغوی الوداعی جلسہ و سپر یہ در و نامک
آواز قیامت کا اثر کر رہا تھا۔ جس نے یہ سامان اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہی خوب اس کا
اندازہ کر سکتا ہے۔

(۲) مسٹر سید شرف الدین احمد صاحب ہاری بیرسٹر ایٹ لا کو چونکہ
صبح کی وقت موقع نہ ملا اس لئے آپ نے چوتھے اجلاس میں رات کی وقت تقریر کی
اگرچہ آپ نے مختصر تقریر کی مگر جو کچھ بیان کیا قلوب دل تھا۔ قومی حیثیت
بھی مسلمانوں کو عسری پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اس مضمون کو بہت ہی حسن و خوبی سے
بیان فرمایا۔

(۳) ابو الخیر محمد اسحاق صاحب یجود النیٹرن بانکی پور نے طلباء کی نظر سے
ندۃ العلماء کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔ اور آرزو کی کہ گوہر لوگ انگریزی پڑھتے ہیں مگر علم اپنی
حسن اخلاق سے برابر ہماری دستگیری اور ہماری رفاہ و کردار کی نگرانی فرماتے
رہیں اور ہم تو ان کے حکم کے تابع اور ان کے غلام ہی ہیں۔ ہم ان کی جتنی خدمت
کریں کم ہے۔

(۴) مولوی حبیب اللہ صاحب امر لے۔ ڈپٹی کلکٹر بیوپاری
نے ندۃ العلماء کی تائید میں نہایت ہی نفیس تحریر پڑھی۔ انیسویں ہے کہ
تنگی وقت کی وجہ سے وہ پوری تحریر سنا نہ سکے۔

(۵) اسکے بعد مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور

نے موقع کی نہایت ہی دلچسپ تقریر کی۔ انگریزی تعلیم یافتہ حضرات کو علما کے ساتھ
کیسا تعلق رکھنا چاہئے۔ اور علما کو انھیں کیسا سمجھنا چاہئے۔ اسکو بہت ہی اچھے
عنوان سے بیان منسرایا۔ اور انگریزی خوانوں سے علما کی وحشت کرنے کو حق بجانب
اور درست ثابت کیا۔ اور فرمایا کہ ہم انگریزی سے رنگے ہوؤں میں جو عیوب ہیں انھیں
ہمارے علما و کرام اگر ہمارے یہاں ہونیکے باعث بیان فرمائیں تو ہم خود بیان کر دیتے ہیں
اور وہ یہ ہیں کہ اول تو ہم نے اپنی شکل و شبہات مسلمانوں کی ہی نہیں سہنے دی اور پہلا
وردی اور تار دی۔ دوم ہم سودب نہیں ہیں تیسرے یہ کہ ہم نماز جنازہ تک نہیں جاتے۔
نماز کو ہم ڈریل (دلیل یعنی سزا جو سپاہی کو غیر حاضری کے باعث دی جاتی ہے) کہتے ہیں
ہمیں ولایت سے واپس آنے پر مولوی کہا جاتا ہے اور جانتے نماز تک نہیں آوے
پھر سزا دیا کہ ایک مسلمان تعلیم یافتہ سے عدالت میں جرح کی گئی اور پوچھا گیا کہ تم دعا
قوت جانتے ہو تو انھوں نے کہا نہیں اس پر خیال کیا گیا کہ شاید دعا قوت کے بدلے
اور کوئی دعیاد ہو پھر پوچھا گیا کہ فجر کی نماز کی کتنی رکعتیں ہیں اسکا بھی جواب نہ نہیں دے سکے۔
اسلئے ہم آپ اپنا مرض بتائے دیتے ہیں۔ علما اسکا علاج کریں۔ نبض دکھیں اور
تشخیص کے بعد نسخہ لکھیں۔ نسخہ تو بعد تشخیص دہ لکھ چکے ہیں اور نسخہ (العلوم)
ہے اس سے ہلکو سفید کیجئے۔ اس سے عمدہ موقع ہلکو بک لیگا۔ آج سیالکوٹ
امرت سر۔ لاہور۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ ڈیرہ غازی خان کے علما اس جگہ جمع ہیں۔
ہم انھیں پھر بک دکھینگے۔ آپ ہماری کشتی کے ناخدا ہیں۔ ڈوبوئیں یا سلامتی
کے کنارے پر لگائیں۔ اور اگر کوئی شوخی ہم سے ہوئی ہو تو معاف فرمائیں۔
اسکے بعد آپ نے انوداعی جملے شروع کئے۔ اللہ اللہ! اسوقت کا پر حسرت سما

آنکھوں سے خونِ ولار ہاتھ لہا۔ ہمارے علمائے کرام اور ہمارے مشائخ عظام! ہملوگوں کی قیمت میں آپ کی زیارت نصیب تھی اسلئے آپ حضرات نے ہمارے بلانے سے اتنے دور دراز کا سفر اختیار کیا۔ زحمتیں اٹھائیں اور ہمارے حق میں رحمت بنے اگر ہملوگوں سے آپ مقدس حضرات کی خدمت میں کچھ کمی ہوئی ہو۔ اور ضرور ہوئی ہوگی تو آپ حضرات سے ہمو پوری توقع ہے کہ معاف فرمائینگے۔ اگر ہملوگوں نے کوئی غفلت کوئی خطا اور کوئی گستاخی سرزد ہوئی ہو تو لبثا و س سے درگزر کریں گے۔ تو براے وصل کردن آمدی ہونے براے فصل کردن آمدی آپ حضرات کے مبارک قدم سے نہ صرف ہماری آنکھیں روشن ہوئیں بلکہ ہمارا دل بھی منور ہو گئے۔ یہ آخری جلسہ ہے۔ اور ہماری الوداعی تقریر ہے۔ ہملوگوں کی آنکھیں اس مقدس جلسے کو عمر بھر یاد کریں گی۔ اور کبھی نہ بھولیں گی۔ ہملوگوں کے دلوں میں اس مقدس جلسے کی شان ہمیشہ چمکیاں لیتی رہے گی۔ اور بقیار رکھیں گی۔ اس وقت ہملوگ رور ہے ہین اور اس مقدس جلسے کو یاد کر کے عمر بھر روئیں گے۔ اس مکان کی اینٹ اینٹ روتی ہے اور روئیں گی۔ مگر تکیں ہے تو اتنی کہ پھر ہم کو یہ مبارک جلسہ کہیں نہ کہیں ضرور دیکھنا نصیب ہو گا۔ انشا اللہ تعالیٰ!

(۶) مولوی اصغر علی صاحب دہلی پر وفیسر اسلامیہ کالج

لاہور نے پہلا پناہ علی خطبہ پڑھا۔ نہایت ہی فصیح و بلیغ مقفہ عبارت۔ اسکے بعد آپ نے اپنی فارسی نظم پڑھی۔ یہ اعلیٰ درجہ کی نظم تھی اور آپ نے اس کو پر جوش لہجے میں پڑھا بھی۔ پھر آپ نے علم کے اوصاف بیان فرمائے۔

اور انگریزی خدانون سے علما کے تفرکی وجہ بتائی۔ آپ کی پر جوش تقریر سے سارے جلسہ پر ایک خاص کیفیت طاری تھی۔

(۷) مولانا عبد الماجد صاحب بھاکپوری نے ندوۃ العلماء کی برکتوں کو نہایت ہی معقول طریقے سے بیان فرمایا۔ اراکین جلسہ بہت ہی مطمئن ہوئے۔

(۸) مولانا قادیان بخش صاحب شہسرامی نے اسلامی اخلاق کے مطلق نہایت ہی دلچسپ تقریر کی۔ اور اسلام کے اگلو کار ناموں کا مرقع کھینچ دیا۔

(۹) مولوی حبیب الرحمن خان صاحب بیس بھیکین پور نے وہ مضامین اور نظمیں پیش کیں جو اجلاس ندوۃ العلماء میں پڑھی جانے لگی تھیں۔ ان میں سے بعض موصول ہوئی تھیں اور تنگی وقت کی وجہ سے نہ پڑھی جاسکیں۔ ان میں ہمارے مشہور فاضل مولانا حکیم عبد الحمید صاحب عظیم آبادی کی فارسی شاعری۔ مولانا عبد الجبار صاحب عمر پوری کا عربی قصیدہ۔ اور مولانا حکیم شیخ احمد صاحب جتکڑ ریس بمبئی۔ اور مولوی ابوالانوار عبدالغفار صاحب وغیرہ کے عربی قصائد تھے۔ پھر آپ نے ان لوگوں کا شکریہ ادا کیا کہ محض قومی ہمدردی کے خیال سے ان بزرگواروں نے یہ تکلیف اٹھائی ہے۔ پھر ان لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے اس اجلاس میں مضامین اور نظمیں پڑھی ہیں۔ اسکے بعد آپ نے اپنے مضمون ”نابینا علمائے سلف“ کو پیش کیا۔

(۱۰) اسکے بعد ہمارے نوجوان عزیز محمد نور الرحمن صاحب (خلف الصداق

مولوی حافظ نذرا الرحمن صاحب رئیس مغلپورہ و سکرٹری جماعت استقبالی نے صدر انجمن صاحب کی اجازت سے ایک نہایت ہی پرجوش قصیدہ پڑھا۔ اشارۃً پڑھنے کا انداز نہایت ہی خوب تھا۔ جن اشعار میں مخالفین کی طرف کچھ اشارہ تھا او سکے صدر انجمن صاحب نے پڑھنے سے روک دیا۔ اور مولوی سید عبدالحی صاحب نائب ناظم نے فرمایا کہ یہ ہمارے مقاصد کے خلاف ہے وہ ہماری نسبت جو چاہیں کہیں مگر ہم ادنیٰ کچھ کہنا نہیں چاہتے نہ اس کا سننا پسند کرتے ہیں۔

(۱۱) ہمارے کس عزیز عبدالحق سلمہ (نور نظر جناب مولوی حافظ سید فضل حق صاحب آزاد رئیس ٹپنہ) نے جسکی عمر دس گیارہ سال کر زائد نہیں ہے ایک اردو قطعہ پڑھا۔ ایک نو عمر لڑکے کا اس دانی سے ایسے بڑے مجمع میں بے ربی کے ساتھ پڑھنا بالکل حیرت انگیز تھا۔

(۱۲) ہمارے رئیس مولوی سید ابراہیم حسین صاحب کو چھوٹے بھائی یوسف حسین سلمہ اللہ تعالیٰ نے ایک فارسی نظم پڑھی۔ دس بارہ برس کا بچہ اور فارسی اشعار کا ایرانی بوجہ میں ادا کرنا ایسا بھلا معلوم ہو رہا تھا کہ سبحان اللہ۔ اس بچے کا جسم جمہوم کر پڑھنا موقع مناسب الفاظ پر زور دینا سب کو حیرت میں ڈالے ہوئے تھا۔

(۱۳) اسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خالص صاحب رئیس بھیکن پور کھڑے ہوئے اور نہایت پُر درد لہجہ میں یہ تقریر کی: بزرگ عظیم آباد! جس افسوسناک وقت کے آئینہ کشکا تھا۔ اور جو حسرت آمیز گھڑی

آنے کو تھی آخر آہی گئی۔ اب یہ جلسہ ختم ہونے کو ہے۔ اور ہر زم درہم و برہم ہوا
 چاہتی ہے۔ مجھے اجازت ملی ہے کہ میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کروں۔ حضرات!
 اب تہا ہی سو میں اس ندوۃ العلماء کے ناظر خدام میں ہوں۔ اسلئے شروع
 سے آج تک جتنو جلسے لکھنؤ وغیرہ میں ہوئے سب میں شریک ہوا میں نے
 نہ صرف ندوۃ العلماء کو جلسے دیکھے ہیں بلکہ مسلمانوں کی دوسری انجمنوں کو جلسوں
 میں بھی اکثر شریک ہوا رہا ہوں۔ اور ایجوکیشنل کانفرنس کے بھی بہت
 سے جلسے دیکھے ہیں۔ اسوجہ سے اس قسم کی مجالس کا جو مجھے تجربہ وہ کم نہیں ہے
 میں بلا تصنع سچے دل سے کہتا ہوں کہ جو حالت میرے دل پر یہاں طاری ہوئی اور
 جو اثر یہاں پیدا ہوا **صَفِّ بِاللهِ شَہِیداً** دیا کہیں نہیں پیدا ہوا۔ آخر
 میں انھوں نے ندوۃ العلماء کی طرف سے نیز بانوں کا ایسے موثر الفاظ میں شکریہ ادا
 کیا اور ایسے پروردگاروں میں الوداعی تقریر کی کہ دلون پر تیر دشتر کا کام کر گئے۔
 (۱۴) مولوی نصیر الدین حسین صاحب بیسٹریٹ لالہ بکلی کو
 نے کھڑے ہو کر نہایت ہی شستہ الفاظ میں شکریہ کا جواب دیا۔
 (۱۵) مولانا شاہ محمد رشید احمی صاحب سجادہ نشین خانقاہ
 بٹنہ عصائیٹ کرکھڑے ہوئے اور نہایت خشوع و خضوع کو ساتھ ندوۃ العلماء
 کی ترقی کی دعا فرمائی اور جلسہ برخاست ہوا۔ جہانوں نے ایک دوسرے کو حسرت
 کی نگاہ سے دیکھا اور آنکھوں میں آنسو بھر لائے دم رخصت زبان تو کھل سکی
 دلی باتیں ہوئیں نگاہوں میں +
 و غلطوں اور مقررہ کی تقریریں اور شرع کی نظمیں سب ندوۃ العلماء کی روداد

میں غم تیرے شائع ہوئی۔

جلسہ کے بعد روسا کی جانب کے علماء کی دعوتیں ہوئیں۔ دن کی وقت
نواب سید مرزا حسین خان صاحب رئیس و ایس چیرمین ^{مٹین}
نے اپنی مائی اہلیہ نواب یوسف حسین خان مرحوم کی طرف سے نہایت
پر تکلف دعوت کی اور بعد مغرب اور نصین کی تعمیر و خوشنما مسجد میں
وعظ کا جلسہ قرار دیا۔ یہ جلسہ بھی بغایت پُر تاثیر تھا۔ دریا دل بی بی نے
دوسو روپے نقد دارالعلوم کے نذر کئے۔ خدا انکو دین و دنیا میں خیر
دے اور ہمت میں برکت عطا فرمائے۔ عام چندہ سے کوئی تیس چالیس روپے
اس جلسہ میں بھی آئے۔

اسکے بعد یکے بعد دیگرے مولوی سید ضمیر الدین صاحب رئیس
صدر کللی و سکرٹری جلسہ دعوت۔ اور مولوی سید ابراہیم حسین صاحب
رئیس ٹیڑھی گھاٹ۔ اور مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر
بانکلی پور کے یہاں تکلف کے ساتھ دعوتیں ہوتی رہیں۔ اور انجمن سلامت
بانکلی پور کے تمام مال میں دکنو وعظ کا جلسہ ہوا۔ اور پھر رات کو بھی وعظ
کا جلسہ گرم رہا۔

نام نامی حضرات علما و مشائخ

لوگوں کی دلچسپی اور اطلاع کی نظر سے ذیل میں ہم صرف اون حضرات
 علما و مشائخ کے نام نامی درج کرتے ہیں جن سے ہم واقف ہو سکے۔ اگرچہ جیسا
 ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ جلسہ میں حضرات علما و مشائخ کی تعداد شمار کے رو سے یقیناً
 دوسو سے بالا اور تین سو کے اندر تھی لیکن افسوس ہے کہ کل حضرات کے نام نامی
 ہم بروقت قلمبند نہ کر سکے۔ اس لئے مکمل فہرست کے اندراج سے ہر دست سخت
 معذوری ہے۔ باقی ماندہ حضرات سے ہم نہایت ادب اور زہانت کے ساتھ معافی
 کے خواستگار ہیں۔

۱۔ مولانا حاجی حافظ احمد حسن صاحب کاتپوری۔

۲۔ مولوی شاہ رشید الحق صاحب سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ

۳۔ مولانا قاضی محمد فاروق صاحب عباسی چریا کوٹی مدرس اول دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۴۔ مولوی شاہ سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء

۵۔ مولوی محمد سیح الزمان خان صاحب استاد حقون نظام درتیش بہمانپور۔

۶۔ مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور ندوۃ العلماء علی گڑھ

۷۔ مولوی سید ظہور الاسلام صاحب رئیس فتحپور ہنسوہ

۸۔ مولانا حافظ نور محمد صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ فتحپور ہنسوہ

۹۔ مولوی محمد عبد الجبار صاحب عمر پوری مقیم موتی مسجد علی گڑھ

۱۰۔ مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلماء

۱۱۔ مولوی ابوالخیر صاحب فیضی غازی پوری

مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواری

مولوی غلام احمد صاحب مدرس اول مدرسہ نعمانیہ لاہور

مولوی شاہ جماعت علیہ صاحب علی پور میدان ضلع سیالکوٹ

مولوی اصغر علیہ صاحب روحی ایم او ایل پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور

مولوی شیر محمد صاحب جالندھری

مولوی محمد اکبر شاہ صاحب پشاور

مولوی محمد عبدالحق صاحب پشاور - جہانگیرا

مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری

مولوی مقیم الدین صاحب پنجابی مقیم سندھ ضلع ہردولی

مولوی غلام محمد صاحب لدھیانوی مقیم شملہ

مولوی ابوالخیر محمد کی صاحب ہتھم مدرسہ دینیہ جونپور

مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری مدرس اول مدرسہ احمدیہ آره

مولوی ابوالبرکات صاحب فصیحی غازی پوری

مولوی نثار احمد صاحب کانپوری

مولوی عبد اللطیف صاحب مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

مولوی سراج الدین صاحب شاہجہانپوری

مولوی احمد علیہ صاحب خلف مولانا سید محمد علیہ صاحب ناظم ندوۃ العلماء

مولوی شاہ ابوسراج نظام الدین احمد صاحب بھیر

مولوی سید حکیم الدین صاحب واعظ جلیسری

مولوی قاضی ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب رئیس بدایون۔
 مولوی محمد اسحق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ گھوسی ضلع اعظم گڑھ
 مولوی نور احسن صاحب مدرس مدرسہ سندیلہ ضلع ہر دئی
 مولوی ابوالحسن صاحب گھوسی ضلع اعظم گڑھ
 مولوی ابوالمعالی محمد علی صاحب مولوی اعظم گڑھی مدرس مدرسہ رحمانیہ دانا پور۔
 مولوی حکیم ابوالمنکلام محمد علی صاحب رئیس مولوی ضلع اعظم گڑھ
 مولوی ابوالفیاض محمد عبدالقادر صاحب مولوی ضلع اعظم گڑھ
 مولوی حکیم محمد عمر صاحب سکریٹری زمین النذرہ ہستی پور ساکن مولوی ضلع اعظم گڑھ
 مولوی ابوالاثر محمد عبدالغفار صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ نو انگر ضلع بلپاساکن مولوی ضلع اعظم گڑھ
 مولوی سید ارشد حسن صاحب مدرس اول مدرسہ ہدایت المسلمین بنارس
 مولوی محمد ابراہیم صاحب واعظ اسلام المہوری
 مولوی محمد کریم اللہ صاحب ساکن ادوی ضلع اعظم گڑھ
 مولوی حافظ عبدالرحمن صاحب ساکن مولوی ضلع اعظم گڑھ
 مولوی حکیم ہدایت اللہ صاحب اعظم گڑھی
 مولوی محمد یوسف صاحب اعظم گڑھی
 مولوی حکیم سلامت اللہ صاحب اعظم گڑھی
 مولوی حکیم محمد قاسم صاحب ساکن قلعہ ظہور آباد ضلع غازی پور
 مولوی مرتضیٰ احسن صاحب مدرس اول مدرسہ امدادیہ درجہ نگہ۔
 مولوی حاجی شاہ منور علی صاحب مہتمم مدرسہ امدادیہ درجہ نگہ

مولوی حکیم محمد اسحق خان صاحب رئیس در بھنگہ

مولوی منور علی صاحب مدرس اول مدرسہ چشمہ فیض قرآنیہ ملل ضلع در بھنگہ

مولوی الطاف کریم صاحب ساکن ملک چک ڈاکخانہ گوبند پور ضلع پٹنہ

مولوی محمد مبارک کریم صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ بہار ضلع پٹنہ

مولوی حافظ شاہ رحمت اللہ صاحب مہتمم مدرسہ جامع العلوم مظفر پور۔

مولوی عبدالشکور صاحب بہاری مدرس اول مدرسہ عربیہ مظفر پور۔

مولوی سراج الدین صاحب مدرس اول سوسائٹی اسکول مظفر پور

مولوی حکیم عبدالباری صاحب رئیس نگر نہنہ مقیم لودیکٹرہ پٹنہ۔

مولوی محمد مبارک حسین صاحب ہیڈ مولوی نارتھ بروک اسکول در بھنگہ۔

مولوی حکیم امیر حسن صاحب بہاری ساکن اسلام پور ضلع پٹنہ

مولوی کرامت علیہ صاحب کن چاٹھام تھانہ مالن کھاٹ دکن پورہ پاڑا۔

مولوی محمد عبدالرحمن صاحب ساکن اوگانوان ہیڈ مولوی سیٹی اسکول لودیکٹرہ پٹنہ

مولوی عبدالنور صاحب سابق مدرس مدرسہ احمدیہ آرمہ مقیم رحیم آباد ضلع در بھنگہ

مولوی محمد عبدالشکور صاحب ساکن گورکھپور محلہ بسنت پور۔

مولوی عبدالماجد صاحب ساکن لکھنیاں ضلع مونگیر

مولوی ابوالمجد عبدالماجد صاحب بھاگلپوری

مولوی اکبری بخش خان صاحب ڈاکری بہاری

مولوی عبدالغفار خان صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ گیا

مولوی خیر الدین صاحب مدرس مدرسہ عربیہ گیا۔

مولوی محمد عبدالرحمن صاحب بہاری
 مولوی حکیم محمد لطیف الرحمن صاحب عظیم آبادی
 مولوی حکیم قادر بخش صاحب شہسرامی
 مولوی محمد عبد الجبار صاحب شیخ پورہ ضلع مونگیر
 مولوی عبدالرحمن صاحب ساکن لودی کڑہ پٹنہ
 مولوی سید سخاوت حسین صاحب ساکن موضع کاکو ضلع گیا۔
 مولوی محمد رفیق صاحب شہباز پری
 مولوی معین ظہیر صاحب رئیس بن ضلع پٹنہ
 مولوی شاہ محفوظ الحق صاحب تھکھیا ٹولہ پٹنہ
 مولوی عبدالعزیز صاحب پٹنہ
 مولوی نور اللہ صاحب ساکن موضع غبی ضلع پٹنہ
 مولوی انایت اللہ صاحب دھنگوی حالمقامی پٹنہ
 مولوی شاہ دلایت حسین صاحب رئیس ضلع گیا۔
 مولوی خیر الدین صاحب ساکن بہار ضلع پٹنہ
 مولوی حکیم محمد لطیف حسین صاحب ساکن دیوان محلہ پٹنہ
 مولوی حکیم محمد ضمیر الحق صاحب قیس ساکن آرہ ضلع شاہ آباد
 مولوی حفیظ اللہ صاحب اعظم گڑھی مقیم ٹڑھی گھاٹ پٹنہ
 مولوی محمد صدیق صاحب پٹنہ
 مولوی ابوالنصر صاحب ساکن قصبہ نگر نہرہ ضلع پٹنہ

مولوی نیک محمد صاحب مدرس مدرسہ متیانج اول
مولوی محمد صاحب پسر مولوی دین محمد صاحب رئیس بتیا۔

مولوی معین الدین احمد صاحب

مولوی نور اکسن صاحب لودکیڑہ۔ پٹنہ

مولوی محمد صاحب اڈیٹر آثار السنن مظفر پورہ۔ پٹنہ

مولوی نور الہدی صاحب پسر نولانا شاہ عبدالرحیم صاحب زیری الہاشمی صادق پورہ۔ پٹنہ

مولوی حافظ محمد حسام الدین احمد صاحب دیوان محلہ۔ پٹنہ

مولوی محمد حسین صاحب لکھنہ۔ ضلع پٹنہ

مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس سکر ٹی جین الہدہ اسلام پورہ۔ ضلع پٹنہ

قاری عبداللہ صاحب بصری نجود عرب

مولوی حکیم محمد اشرف خان صاحب واعظ وکیل انجمن حمایت اسلام مظفر پور

مولوی جمیل احمد صاحب ساکن بھئی گنج سیوان ضلع سارن

مولوی محمد حسن صاحب ساکن استھانوان۔ ضلع پٹنہ فقیر پورہ۔ ضلع

مولوی ابوبھئی محمد زکریا صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ مظفر پور

مولوی عبدالرحمن صاحب ناصری گنج برہنہ گنج ضلع آره

مولوی محمد نجم الدین صاحب ساکن جہلم تحصیل پنڈا دھان موضع دریا علائقہ جہلم

مولوی عبدالشکور صاحب ساکن موضع برنانوان ڈاکخانہ بہار ضلع پٹنہ

مولوی عبدالمنان صاحب ساکن بہپورہ ڈیزن دانا پور ضلع پٹنہ

مولوی عبدالغفور صاحب ساکن موضع نقونی ضلع درجنگ

مولوی ابوالحسنات محمد عبدالغفور ضنا و عطا سلام وکیل مدرسہ اصلاح المسلمین ^{پٹنہ}

مولوی دیدار حسن صاحب مرشد آبادی

مولوی ابوالاعلیٰ محمد عبدالجلیل شیعہ بھگوانپور ضلع دربھنگہ

مولوی محمد عمر صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ مونگیر

مولوی محمد اشرف صاحب رئیس ڈیانوان ضلع پٹنہ

مولوی حکیم عبداحمد صاحب رئیس خواجہ کلان گھاٹ پٹنہ

مولوی شاہ عبدالحق صاحب

مولوی حکیم ظہیر حسن صاحب شوق نموی مقیم شاہ کی اہلی پٹنہ

مولوی سید رحیم الدین صاحب استھانوی مقیم بانکی پور پٹنہ

مولوی حافظ سید شاہ تجل حسین صاحب ساکن دینہ ضلع پٹنہ

مولوی ابوالخیر عبدالوہاب صاحب پیری سر بہدوی صدر مدرس مدرسہ

نظامیہ حیدر آباد دکن

مولوی حکیم محمد عبدالکبیر صاحب ساکن شیخپورہ ضلع مونگیر

مولوی محمد عمر صاحب - پٹنہ

مولوی محمد عبدالشکور صاحب ساکن ہرگانوان بہار ضلع پٹنہ

مولوی محمد سعید صاحب ہنتم مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ

مولوی عزیز الدین صاحب موضع ملاچک ڈاکخانہ فتوحہ ضلع پٹنہ -

مولوی حکیم سید کفایت حسین صاحب مدرس اول مدرسہ اصلاح المسلمین ^{پٹنہ}

شمس العلما مولوی عبدالرؤف صاحب رئیس صاد پور پٹنہ

مولوی سید ابوظفر صاحب مدرس مدرسہ بہار ضلع پٹنہ
 مولوی الفت حسین صاحب ساکن مولانا گنگوٹ پور
 مولوی ابوالخیر سید انور حسین صاحب مدرس اول مدرسہ پٹھانہ ضلع پٹنہ
 مولوی حکیم محمد شریف صاحب ساکن منہدانوان ضلع پٹنہ
 مولوی سید شاہ غنیمت حسین صاحب ساکن متصل نختیار پور بہار ضلع پٹنہ
 مولوی سید فدا حسین صاحب محی الدین پوری مدرس مدرسہ امدادیہ درہنگہ
 مولوی محمد عبد الحمید صاحب - نارتھ بروک اسکول درہنگہ
 مولوی حکیم محمد شفیع الدین صاحب رئیس قاضی بہترہ ڈاکخانہ جوگیارہ ضلع درہنگہ
 مولوی عبد الرحیم صاحب ساکن موضع کریمہ ضلع درہنگہ
 مولوی شاہ حبیب الحق صاحب خلف شاہ رشید الحق صاحب سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ
 مولوی شاہ عمید اللہ صاحب فریدی سجادہ نشین خانقاہ پھلواری
 مولوی شاہ شہزاد الحق صاحب شتی فخری نظامی - پیر بیگہ ضلع پٹنہ
 مولوی شاہ عبدالقادر صاحب سجادہ نشین شاہ ولایت علی صاحب علیہ الرحمۃ
 اسلام پور ضلع پٹنہ
 مولوی حکیم محمد ایوب صاحب رئیس پھلواری ضلع پٹنہ
 مولوی حکیم رشید النبی صاحب دینوی مقیم بائگی پور پٹنہ
 مولوی سید محمد حسن صاحب استھانوی بہاری
 مولوی سید عبدالغنی صاحب استھانوی بہاری متوسل ریاست حیدر آباد دکن
 مولوی شاہ عین الحق صاحب خلف مولانا شاہ علی حبیب صاحب پھلواری علیہ الرحمۃ

مولوی حافظ سید راز من صاحب سجاد نشین شمس العلماء مولانا محمد سعید ضاعیل الرحمن عظیم آبادی

مولوی عبدالحی صاحب سید مولوی کالجیٹ اسکول پٹنہ

مولوی حکیم سید ابوبیص صاحب ساکن دینہ ضلع پٹنہ

مولوی محمد ابراہیم صاحب پروفیسر پٹنہ کالج

مولوی ظہیر الحق صاحب ساکن ٹپچی بہار تحصیل رایت سکندر ضلع مونگیر

مولوی حکیم محمد یوسف صاحب مگر نہہ نہہ تقیم پٹنہ

شیخ محمد ظہور صاحب نیرہ مولانا حاجی شاہ خدا بخش علیہ الرحمۃ غازی پوری نقشبندی

قدس الله سر و افاض علینا برہ

شیخ محمد شکو صاحب نیرہ ایٹ

شاہ محمد یسین صاحب سجادہ نشین خسر پور نو آباد ضلع پٹنہ

شاہ محمد واجد صاحب خسر پور نو آباد ضلع پٹنہ

مولوی حکیم سید عبدالغنی صاحب کنڈ و مرانوان ضلع پٹنہ حالمقامی بانگی پور

مولوی حکیم سید محمد اسماعیل صاحب شیر زادہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ساکن جوارہ

حکیم سید محمد طہ صاحب ساکن موضع بچہ ضلع مونگیر

مولوی حکیم عبدالشکو صاحب ساکن موضع عیسے پور حالمقامی بانگی پور پٹنہ

مولوی ابوظفر صاحب دہلوی پڑنا پڑنا اسکول

مولوی عبد الجبار صاحب ساکن شیخ پورہ ضلع مونگیر

مولوی حکیم ابوالحسن صاحب کنڈ و مرانوان حالمقامی ساکن پٹنہ

مولوی حکیم نذیر الحق صاحب کنڈ و مرانوان حالمقامی محلہ رندہ بانگی پور

شاہ محمد مہدی صاحب سجادہ نشین شاہ کی اعلیٰ پٹنہ

شاہ عزیز الدین صاحب سجادہ نشین میمن گھاٹ پٹنہ

مولوی حکیم محمد روق صاحب عالمقامی اسلامپور ضلع پٹنہ

مولانا کمال الدین سبیر طہرانی

شاہ ۱۷۷
شاہ
ولیعہد خلیفہ شاہ غلام مظفر صاحب مخی سجادہ نشین ای پورہ فتوح ضلع پٹنہ
سجادہ نشین خانقاہ خواجہ کلان شہر پٹنہ

ہمارے خیال میں لوگوں کو اس امر کے دریافت کا بھی شوق ہوگا کہ اس اجلاس میں زرخندہ وغیرہ سے کل کس قدر آمدنی ہوئی۔ تفصیلی حساب تو اصل روداد میں ان شمار اللہ بہت جلد شائع ہی ہوگا۔ سر دست ہم اس قدر بتا سکتے ہیں کہ ہماری تخمین میں کل آمدنی پچیس لاکھ ہو جائے گی۔ جس میں سے تقریباً چھ ہزار تو نفد آئے۔ اور کوئی تین ہزار کی کتابیں۔ باقی گھڑیوں زیورون کپڑوں اور اشیاء کی تخمینہ قیمت ہے۔ اور زرموعود کی بھاری رقم اوسکے علاوہ جو انشاء اللہ آجکل میں وصول ہی ہوا چاہتی ہے۔ نقدی اور اشیاء کی فہرست کی تو اس مختصر میں گنجائش نہیں۔ البتہ صرف زرموعود کی فہرست ہم ذیل میں درج کئے دیتے ہیں۔

شماره	اسامی	درازا	تلف	کتاب	کیفیت
تلف	تلف	تلف	تلف	تلف	تلف
۱۰	مولوی شمس الحق صاحب لکھنؤ نویسنده	۰	۰	۰	۰
۱۱	فتح محمد نان پڑ پهلوار پٹنہ	۰	۰	۰	۰
۱۲	مولوی عبد المجید صاحب موضع شہید پٹنہ	۰	۰	۰	۰
۱۳	مرزا اکمال الدین صاحب فرطہ رانی	۰	۰	۰	۰
۱۴	مولوی عبد الرحمن صاحب پٹنہ	۰	۰	۰	۰
۱۵	قاضی سید آں حسین صاحب پٹنہ	۰	۰	۰	۰
۱۶	جمیب الدین حیدر صاحب پٹنہ کالج	۰	۰	۰	۰
۱۷	فرست ایر تادو سال	۰	۰	۰	۰
۱۸	سید محمد حسین احمد سہروردی فرست ایر	۰	۰	۰	۰
۱۹	ایک سلطان صاحب بذریعہ مولوی	۰	۰	۰	۰
۲۰	سید رحیم الدین صاحب مالک اینچنگ	۰	۰	۰	۰
۲۱	منشی منظور احمدی صاحب تاید مولوی	۰	۰	۰	۰
۲۲	سید شرف الدین صاحب بیر ستر ایٹلا	۰	۰	۰	۰
۲۳	بانکی پور	۰	۰	۰	۰
۲۴	منشی محمد نور احسن صاحب مختار	۰	۰	۰	۰
۲۵	بنبری باغ بانکی پور	۰	۰	۰	۰
۲۶	مولوی شاہد سلیمان صاحب پهلوار پٹنہ	۰	۰	۰	۰

نمبر	اسم	طراز العلوم				کیفیت
		تہ	تہ	تہ	تہ	
۲۱	مولوی سید شرف الدین صاحب شریعت لکھنؤ	ص	۰	۰	۰	۰
۲۲	مولوی سید علی امام صاحب شریعت لکھنؤ	م	۰	۰	۰	۰
۲۳	مولوی حسین امام صاحب شریعت لکھنؤ	م	۰	۰	۰	۰
	میزان	۱۱۳۶	۱۱۳۷	۱۱۳۸	۱۱۳۹	جلد ۲۱۰
متعلق معین السند و پٹنہ						
۱	مولوی سید ابراہیم حسین صاحب شریعت پٹنہ گھاٹ پٹنہ	ص	۰	۰	۰	۰
۲	مولوی حافظ نذیر الرحمن صاحب رئیس مغلیہ پٹنہ	۰	۰	۰	۰	جلد ۱۰۰ نظیف ایک طالب العلم بہاری کاتین سال تک
۳	مولوی نہال حسین صاحب رئیس سمنی	۰	۰	۰	۰	ایضاً
۴	مولوی نظام الدین صاحب خلف ڈاکٹر غیاث الدین مرحوم بخشی محلہ پٹنہ	۰	۰	۰	۰	۰
۵	حافظ دوست محمد صاحب تاجر پٹنہ	۰	۰	۰	۰	۰
۶	سید ابراہیم حسین صاحب کنواری پٹنہ	۰	۰	۰	۰	۰
۷	نشی تکی حسین صاحب خواجہ کلان گھاٹ شہر پٹنہ	۰	۰	۰	۰	۰

ردیف	اسامی	دائر العلوم			تعلیم	تربیت	تجربہ
		تعلیم	تربیت	تجربہ			
۸	مواوی فضل امام صاحب مولوی ظفر امام صاحب رئیس مغلیہ پٹنہ	۱۱
۹	محمد باشم صاحب ساکن محی الدین پور نرانوان ضلع پٹنہ	۷
۱۰	حاج حسین سلمہ خلف شمس العلماء مولوی محمد حسن مرحوم صا دقپور پٹنہ	۱۵
۱۱	سید عبداللطیف صاحب تاجر پٹنہ	۱۱
۱۲	نواب سرفراز حسین خان صاحب رئیس دایس چیرمین پٹنہ مینو سیلیٹی	۱۶
۱۳	محمد ظہور الدین صاحب فرزند مولوی حبیب الرحمن صاحب رئیس لودیک پٹنہ	۱۱
۱۴	ایک مسلمان ڈپٹی کلکٹر خواہ کیا ہندو مولوی سید محمد الدین صاحب لکھی	۱۱	۱۱
۱۵	منت خان صاحب سوداگر پٹنہ	۱۱
۱۶	مولوی سید عبدالجبار احمد صاحب پٹنہ خلف اکبر میر احمد حسین مرحوم رئیس مدد لکھی پٹنہ	۱۱	۱۱

نمبر شماري	اسامي	دارالعلوم				کیفیت
		تہذیب	تہذیب	تہذیب	تہذیب	
۱۷	مولوی سید نمیر الدین احمد صاحب رئیس و آنریری نجیٹریٹ بیٹنہ	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۰
۱۸	مولوی سید کریم الدین احمد صاحب رئیس میرداد بہار	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۰
۱۹	مولوی سید عبدالحمید صاحب نعت میر احمد حسین مرحوم ریزہ	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۰
۲۰	خواجہ محمد خلیل الدین صاحب کن محلہ مدرسہ بیٹنہ	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۰
	میرانگل	۱۵۲۵	۱۵۲۵	۱۵۲۵	۱۵۲۵	۰
متعلق معین الندوہ اسلام پور						
۱	منشی عبدالاکرم صاحب ساکن دانوبیگیر ڈاکخانہ مخدوم پور ضلع گیا	۰	۰	۰	۰	۰
۲	مولوی سید وحید الحق صاحب ساکن امیتوا ضلع گیا	۰	۰	۰	۰	۰
۳	مولوی خوشید حسین صاحب کن بالی ضلع گیا	۰	۰	۰	۰	۰
۴	محمد مسعود الحق صاحب میرا ضلع بیٹنہ نخار گنج فرزند ملک محمد یعقوب صاحب	۰	۰	۰	۰	۰

نمبر شماري	اسامي	دارالعلوم				کيفيت
		تالي	کتاب	نسخه	تالي	
۵	سيد عبدالعزیز صاحب کلر کلر بورڈ آفنگيا	۰	۰	۰	۰	بوعده ادا کا کما اندر قشش باہ بحساب چرچہ پیر ماہانہ
۶	باب العلی صاحب ساکن موضع مری ڈاکٹری پی پیٹر - ضلع پٹنہ	۰	۰	۰	۰	
۷	یاور حسین صاحب مختار جهان آباد گيا	۰	۰	۰	۰	
۸	مولوی سید ظہر الحق صاحب ساکن زہیٹ ضلع گيا	۰	۰	۰	۰	بابت و طیفہ ایک طالب العلم بہاری
۹	سید شاہ محمد حسین صاحب سٹوٹھا ڈویژن نوادہ ضلع گيا	۰	۰	۰	۰	بابت و طیفہ ایک طالب العلم بہاری
۱۰	مولوی عبدالحی صاحب پلاسی گيا	۰	۰	۰	۰	
۱۱	عبدالرشید صاحب ساکن سیدہ پراسن ضلع گيا - علاقہ جهان آباد	۰	۰	۰	۰	تأدیت سیال
۱۲	ضیاء الحق ساکن جهان آباد گيا	۰	۰	۰	۰	
۱۳	شاہ محمد حسین صاحب ساکن محمودہ ضلع گيا	۰	۰	۰	۰	
۱۴	قاضی مقبول علی صاحب رئیس ضلع گيا	۰	۰	۰	۰	
۱۵	مبین النورہ کلام بوعرف سید شاہ منیر الدین احمد صاحب سکرٹری	۱۶۲	۰	۰	۰	مبین سکرٹری مندیہ ذیل
	میزان کل	۱۶۲	۰	۰	۰	

متعلق معین الذوہ منوگیر

نمبر خدائی	داسرا العلوم	نمبر	نمبر	نمبر	کیفیت
۱	سید محمد علی صاحب اسٹیکٹری	۰	۰	۰	۰
۲	چودھری مکتب حسین صاحب رئیس لکھنویان ضلع منوگیر	۰	۰	۰	۰
۳	منشی محمد حسین صاحب مختار منوگیر	۰	۰	۰	۰
۴	منشی محمد علی صاحب مختار بازار منوگیر	۰	۰	۰	۰
۵	سید علی احمد صاحب کن موضع سانواں ڈاکخانہ لکھی ہراسے ضلع منوگیر	۰	۰	۰	۰
۶	منشی محمد علی صاحب مختار بلین بازار منوگیر	۰	۰	۰	۰
۷	سید ہدایت حسین صاحب خلف مسٹر علافت حسین مسٹر ساکن اورینٹل ضلع منوگیر	۰	۰	۰	۰
۸	ایمر حسن صاحب ساکن شیخوپورہ محلہ بیکہ ضلع منوگیر	۰	۰	۰	۰
۹	سید ولی احمد صاحب ساکن کندہ ڈاکخانہ پنچا ضلع منوگیر	۰	۰	۰	۰
۱۰	سید شریف احمد صاحب ساکن ایضاً	۰	۰	۰	۰

زنجاری	اسامی	داسر العلوم			کیفیت
		نیم	نیم	نیم	
۱۱	ابلیه سید محمد عبدالرزاق قنبر کنیز	ع	ع	ع	
۱۲	غلام حسین صاحب ساکن بهرام پور داکنانہ بھجوارہ ضلع مونگیر	ص	ع	ع	
۱۳	سید محمد احمق صاحب موضع گندا داکنانہ بھجوارہ ضلع مونگیر	ع	ع	ع	
	میزان کل	مشک	لحم	لحم	
	متعلق معین السندوہ در بھنگہ				
۱	شیخ الہی بخش صاحب ساکن پٹوہ ضلع	ع	ع	ع	
۲	حاجی الہی بخش صاحب ساکن دھنگہ	ع	ع	ع	
۳	شاہ میان خان صاحب ساکن پٹوہ ضلع در بھنگہ	ص	ع	ع	
۴	جان محمد صاحب ساکن ایضاً	ص	ع	ع	
۵	شیخ لوط صاحب ساکن پٹوہ ضلع در بھنگہ	ع	ع	ع	
	میزان کل	ع	ع	ع	
	متعلق معین السندوہ بہار				
۱	سید شاہ نذیر الدین حسین صاحب خلف شاہ منظر حسین صاحب سورا بہار	ع	ع	ع	کتب سید عربی

بر شاری	اسامی عمدہ کنندگان	دامر العلوم				کیفیت
		تجربہ	سالہ	تعلیم	تعلیم	
۲	منشی سید لطافت کریم صاویل منصفی	۵۵	۰	۰	۰	۰
۳	سید حیدر الحق صاحب کن موضع منیر	۰	۰	۵	۰	۰
	میزان	۵۵	۰	۵	۰	۵۶
متعلق معین السند وہ مظفر پور						
۱	مواوی خلیل صاحب کرمی ضلع مظفر پور ڈاکخانہ راجہ پاکرٹ	۰	۰	۰	۰	تفسیر ابو سعید فہرست خلائی عینی مسلک شافعی شرح کنز
۲	سید ابوالبرکات صاحب جتراء لعل گنج ضلع مظفر پور	۰	۰	۵۵	۰	۵۶
	میزان	۰	۰	۵۵	۰	۵۶
متعلق معین السند وہ بھاگلپور						
۱	ولایت حسین صاحب کن پورہ بھاگلپور	۰	۰	۵	۰	۰
۲	منشی سخاوت حسین صاحب مختار سپول ضلع بھاگلپور	۰	۰	۵۵	۰	۰
۳	منشی سخاوت حسین صاحب کن پور ضلع بھاگلپور	۰	۰	۵۵	۰	۰
	میزان	۰	۰	۵۵	۰	۵۵

پہلو	اسامی	دائر العلوم	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
	متعلق ندوۃ العلماء لکھنؤ					
۱	مولوی حبیب الرحمن خاں نصیر بخش کم پو	ما	۰	۰	۰	قیمت ۱۲۱۱ مولوی دار بشیر صاحب
۲	مولوی ایوب تیار علی خاں پشترتیس امروہ ضلع مراد آباد	۰	۰	۵	۰	
۳	مولوی عبد الجبار صاحب	۰	۰	۵	۰	
۴	حافظ شیخ محمد احسن صاحب کن بنارس تلو کھن بازار - از طرف خود و اولاد خود و فرزند ان خود	۰	۰	۵	۰	برائے یتیم خانہ
	میزان	ما	۵	۵	۰	
	میزان کل	۵۱۵۳	۳۱	۲۵۰	۱۲۱۱	۴۲۲
	میزان کل اقسام	۵۸۳۴	۳۱	۲۵۰	۱۲۱۱	۴۲۲



فہرست بابت سرمایہ العلوم و طائف طلباء عمودہ و موصولہ دفتر معین النذرہ اسلام پور

نمبر	اسماء و کنندگان	رقم عودہ و موصولہ	باقی	نمبر	اسماء و کنندگان	رقم عودہ و موصولہ	باقی
۱	مولوی شاد اکرام الدین صاحب صاحب رئیس اسلام پور	سار	سار	۸	حافظ عبدالرشید صاحب رئیس انڈھوس	۳۵	۳۵
۲	مولوی سید عبدالحفیظ صاحب رئیس صدر کنگلی طائفہ خلف حجاب میر احمد حسین حرم میثم دین بانس بگہ	ماعہ	ماعہ	۹	منشی عبدالکریم صاحب رئیس لونہڈہ	۳۵	۳۵
۳	مولوی غفر علی رضا صاحب رئیس نہر	ماعہ	ماعہ	۱۰	مولوی عبدالرحمن صاحب رئیس کاکو آئری محوطہ	۳۵	۳۵
۴	مولوی محبوب حسن خالص صاحب رئیس نہر	ماعہ	ماعہ		جہان آباد		
۵	مولوی شاہ حمید الدین صاحب صاحب رئیس اسلام پور	ماعہ	ماعہ	۱۱	منشی عبدالوہاب صاحب زمیندار چھانا	۳۵	۳۵
۶	مولوی معین انظر صاحب رئیس بن	ماعہ	ماعہ	۱۲	منشی ظہور الحق صاحب سب ڈویژن متیلہ	۳۵	۳۵
۷	مولوی محمد حسن صاحب آئری محوطہ جہان آباد	ماعہ	ماعہ		چمپارن		
۸	مولوی محمد حسن صاحب آئری محوطہ جہان آباد	ماعہ	ماعہ	۱۳	شاہ محمد قاسم صاحب دریسیں خچورہ ضلع بکسر	۳۵	۳۵
۹	مولوی محمد حسن صاحب آئری محوطہ جہان آباد	ماعہ	ماعہ	۱۴	شاہ برج الدین صاحب ایضاً	۳۵	۳۵

نمبر	اسماء و کنندگان	پیشو	پیشو	اسماء و کنندگان	پیشو	پیشو
۱۵	سید ضامید صاحب رئیس بانس بیکه	۵۰	۵۰	۲۴	منشی کبیر الحق صاحب جمدار تخانه اسلامپور کوٹلو ضلع آره	۵۰
۱۶	مولوی محیب الحق صاحب زمیندار امیر گنج	۵۰	۵۰	۲۵	شیخ جھوساکن عطا سر ضلع غما	۵۰
۱۷	مولوی سیاراد ابوالفتح سراج الدین محمد عبدالقادر صاحب سجادہ نشین تھانہ اسلامپور	۵۰	۵۰	۲۶	منشی حفیظ صاحب منقرم تھانہ اسلامپور	۵۰
۱۸	منشی مطیع الحق صاحب زمیندار چٹھانا	۵۰	۵۰	۲۷	منشی بدر الدین صاحب ڈویژن بانڈا بھگلپور	۵۰
۱۹	مولوی عبدالرؤف صاحب نائب مہتمم اسلامپور	۵۰	۵۰	۲۸	میان بنگین ساکن لونڈہ	۵۰
۲۰	منشی مظہر الحق صاحب زمیندار چٹھانا	۵۰	۵۰	۲۹	ملک عبدالعزیز صاحب حالمقامی بین	۵۰
۲۱	ایک بزرگ جنگو ظہار نام بنظر	۵۰	۵۰	۳۰	شیخ باقر علیقا ساکن محمدپور	۵۰
۲۲	منشی عبدالحق صاحب زمیندار چٹھانا	۵۰	۵۰	۳۱	مولوی حافظ شہزاد الحق صاحب سجادہ نشین پری بیکه	۵۰
۲۳	حافظ غریز الحق صاحب زمیندار چٹھانا	۵۰	۵۰	۳۲	شیخ مراد علیقا ساکن غنڈہ	۵۰
				۳۳	ملک بہوڑی صاحب ساکن چٹپڑی ڈاکخانہ اسلامپور	۵۰
				۳۴	ملک فرحت حسین صاحب ساکن بین	۵۰

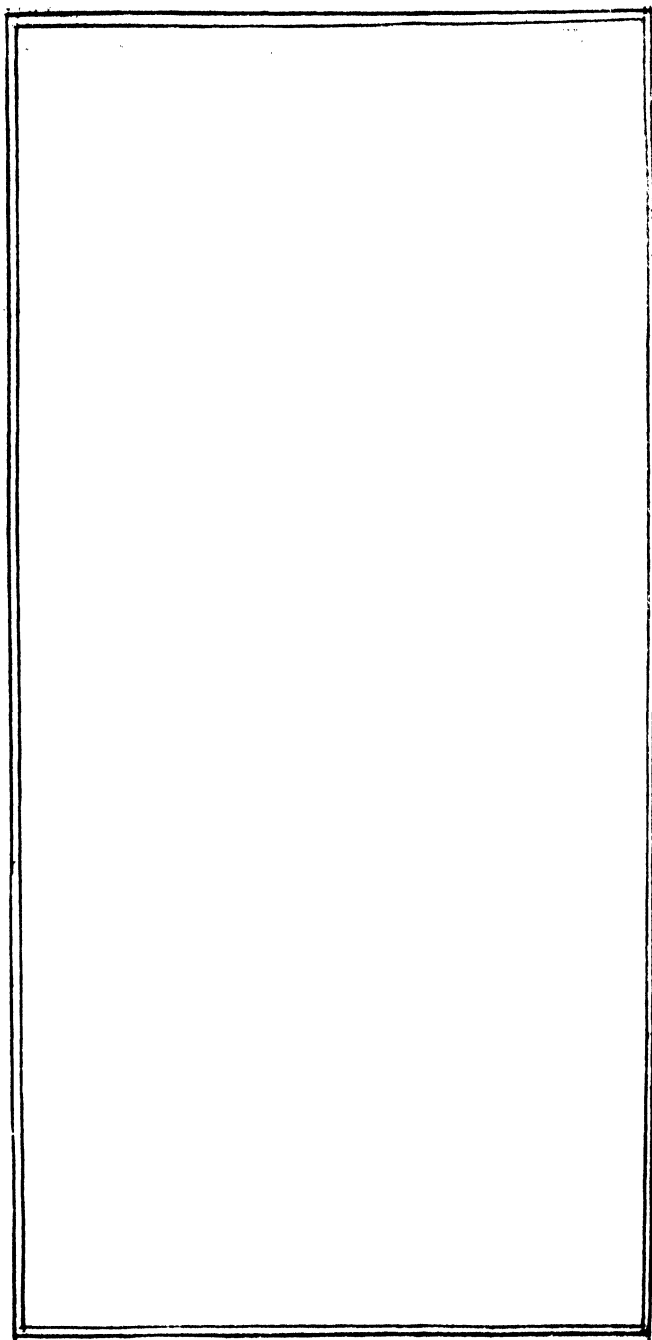
ردیف	نام	اسامه کنندگان	ردیف	نام	اسامه کنندگان
۳۵	شیخ عبدالرحمن صاحب	مستوفی زکریا ساکن مخدوم	۳۸	سید دلی احمد صاحب	مستوفی زکریا ساکن مخدوم
۳۶	شیخ حسن علی صاحب کن	مستوفی زکریا ساکن مخدوم	۳۹	شیخ نور علی صاحب کن	مستوفی زکریا ساکن مخدوم
۳۷	شیخ نظیر احمد صاحب کن	مستوفی زکریا ساکن مخدوم	۴۰	ملک تبارک حسین صاحب	مستوفی زکریا ساکن مخدوم
۳۸	سید الدین پور کھیرا	مستوفی زکریا ساکن مخدوم	۴۱	شیخ منصور صاحب	مستوفی زکریا ساکن مخدوم
۳۹	سید رحیم بخش صاحب کن	مستوفی زکریا ساکن مخدوم	۴۲	شیخ نظیر علی صاحب کن	مستوفی زکریا ساکن مخدوم
۴۰	شیخ نور علی صاحب کن	مستوفی زکریا ساکن مخدوم	۴۳	شیخ سخاوت حسین صاحب	مستوفی زکریا ساکن مخدوم
۴۱	مخدوم پور	مستوفی زکریا ساکن مخدوم	۴۴	شیخ بدیع صاحب	مستوفی زکریا ساکن مخدوم
۴۲	ملک تبارک حسین صاحب	مستوفی زکریا ساکن مخدوم	۴۵	شیخ مراد کن	مستوفی زکریا ساکن مخدوم
۴۳	ساکن بین	مستوفی زکریا ساکن مخدوم	۴۶	شیخ عبدالوحید صاحب	مستوفی زکریا ساکن مخدوم
۴۴	شیخ منصور صاحب	مستوفی زکریا ساکن مخدوم	۴۷	شیخ مراد کن	مستوفی زکریا ساکن مخدوم
۴۵	شیخ نظیر علی صاحب کن	مستوفی زکریا ساکن مخدوم	۴۸	شیخ عبدالوحید صاحب	مستوفی زکریا ساکن مخدوم
۴۶	شیخ سخاوت حسین صاحب	مستوفی زکریا ساکن مخدوم	۴۹	شیخ مراد کن	مستوفی زکریا ساکن مخدوم
۴۷	شیخ بدیع صاحب	مستوفی زکریا ساکن مخدوم	۵۰	ملک تبارک حسین صاحب	مستوفی زکریا ساکن مخدوم
۴۸	شیخ مراد کن	مستوفی زکریا ساکن مخدوم	۵۱	شیخ نور علی صاحب کن	مستوفی زکریا ساکن مخدوم
۴۹	شیخ عبدالوحید صاحب	مستوفی زکریا ساکن مخدوم	۵۲	شیخ نور علی صاحب کن	مستوفی زکریا ساکن مخدوم
۵۰	ملک تبارک حسین صاحب	مستوفی زکریا ساکن مخدوم	۵۳	شیخ نور علی صاحب کن	مستوفی زکریا ساکن مخدوم

۲۲۹
۹۰۸
۱۲۳۴
۱۲۳۴
۱۲۳۴
۱۲۳۴

میزان کل

بابت وظیفه طلبای غیر مستطیع
دارالاقامه موعوده دوائی
معرفت معین البدو اسلامپور

ردیف
نام
اسامه کنندگان
ردیف
نام
اسامه کنندگان



قواعد دارالعلوم اسلامیہ

داخلہ طلبہ

۱۔ دارالعلوم کے ابتدائی درجہ کی اہل جماعت میں وہ طلبہ لئے جاویں گے جن کا سن پندرہ برس زیادہ نہ ہو مگر خاص غرض

حالتوں میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔

۲۔ جو طلبہ دوسرے درجہ میں داخل ہو چکے ہوں گے ان کی عمر پانچواں کی ختم شدہ خواندگی کو لحاظ کیا جائے گا۔

۳۔ وہ فارسی میں اتنی استعداد رکھتے ہوں کہ صرف و نحو عربی کی ابتدائی کتابیں فارسی میں بخوبی سمجھ سکیں۔

۴۔ (الف) ہر ایک طالب العلم کو بغرض اندراج نام نقشہ مندرجہ ذیل بعد غازی پوری کو داخل کرنا ہوگا نام مع

وکیت سکونت عمر کہاں چڑھا کر کیا پڑھا ہے کس درجہ میں پڑھنا چاہتا ہے تبت حال صلیں کر کے خبر کی نقد

(ب) یہ نقشہ مہتمم دارالعلوم کے پاس جیکے یہ کام سپرد پیش ہوگا اور مہتمم دارالعلوم نقشہ نہ کو کو اور

کر کے پاس بغرض چلی اور پورٹ کے بھیج دیگا جسکے متعلق یہ نقشہ ہوگا اور مہتمم دارالعلوم بعد آنور پورٹ

اور اپنے اعلیٰان حاصل کوٹ کے حکم مناسب دیگا اور نقشہ دفتر میں محفوظ رکھایگا۔

مقام دارالاقامہ

۵۔ دارالاقامہ میں رہنے والے طلبہ وہی ہوں گے جن کی عمر دس برس سے کم نہ ہو

۶۔ مستطیع طلبہ سے بابت اخراجات سکونت و خورد و نوش وغیرہ کے مہما ہوار لئے جائینگے۔

۷۔ اگر کوئی طالب العلم بوجہ ضرورت خاص کے یہ خواہش کرے گا کہ میں صرف ایک وقت کھانا دارالاقامہ

میں کھانا چاہتا ہوں تو کھانا دینے نصف فیس کے اُسکی یہ خواہش پوری کی جائیگی۔

۸۔ وظیفہ اعانت کی مقدار جو غیر مستطیع طلبہ کے لئے اہل مہمت سے لیا جائیگا مہما ہوار ہوگی۔

۹۔ دارالاقامہ میں رہنے والے طلبہ کی طرح مجاز نہ ہوگا کہ بغیر اجازت مہتمم دارالاقامہ کے دارالاقامہ باہر چلیں۔

۱۰۔ دارالاقامہ میں رہنے والے طلبہ کو ایک خاص اسلامی لباس اختیار کرنا ہوگا اور کھانا سب کچھ ہر کھائینگے۔

وظائف

۱۱۔ دارالعلوم میں وظائف حسب تصریح ذیل ہوں گے۔

(الف) "وظیفہ اعانت" یہ وہ وظیفہ ہوگا جو غیر مستطیع شائق طلبہ کو معاش دارالاقامہ اور

(ب) "وظیفہ لیاقت" یہ وہ وظیفہ ہوگا جو اون طالب العلم کو دیا جائیگا جو امتحان

میں نمایاں کامیابی حاصل کریں گے۔

(ج) چند وظیفے اس شرط پڑے جائیں گے کہ جو طالب العلم تفسیر یا حدیث یا فقہ یا ادب میں سب

طالب العلموں سے اول ریہکا اسکودیا جائیگا۔ اور جو زبان قوم اس قسم کے وظائف جاری کرنا چاہیں گے وہ انہیں فنون کی تخصیص کے ساتھ ان کے نام سے موسوم ہونگے۔
 ۱۲۔ ہر قسم کے وظائف میں شرائط دستور العمل دارالعلوم کی پابندی ہوگی اور حقہ الکو شرائط وظیفہ دہندگان کا لحاظ ہوگا

۱۳۔ ہر ایک شخص جو وظیفہ اعانت پانکی درخواست دیگا اور سپر لازم ہوگا کہ سبے استطاعت کی قابل اطمینان شہادت پیش کرے۔

۱۴۔ ہر ایک وظیفہ پانیوالے امد دارالاقامہ میں رہنے والے طالب العلم کو ان فوائد و ضوابط کی پابندی کرنا ہوگی جو وقت فوقتاً ارکان انتظامی منظور کریں گے۔

طریقہ تعلیم

۱۵۔ دارالعلوم کے درجہ ابتدائی کی تعلیم تین سال میں ختم ہوگی۔

۱۶۔ اس ابتدائی درجہ میں علم مندرجہ ذیل کی کتابیں پڑھائی جائیں گی صرف نحو ادب بلاغت منطق کلام اخلاق فقہ فرائض تفسیر حدیث تاریخ حساب ہندسہ۔

۱۷۔ علوم مندرجہ بالا کی تعلیم میں بتدریج ترقی ہوگی اور اس ترقی کا معیار سالانہ امتحان ہوگا۔

۱۸۔ علاوہ اس تعلیم کے جو کتابوں کے سبق سے ہوگی پڑھائی جائے گی زیر عمل رہیگا کہ بعض خاص علم میں استاد ایک بلند مقام پڑھیکر زبانی تقریر کرے اور بیٹھنے میں دوبار طلباء کو دارالمطالعیہ میں جمع ہو کر کسی علمی مضمون پر تقریر کرنا ہوگا جس کا مضمون ایک ہفتہ پیشتر سے متعین کر دیا جائیگا اور تقریر کے وقت ایک مدرس موجود رہیگا تاکہ وہ اصول تقریر سے باہر نہ جائے پائیں۔

۱۹۔ درجہ ابتدائی کے سال دوم سے عربی میں بات حجت کرنے اور کہنے کی مشق کرائی جائیگی۔

الضبط اوقات طلباء دارالاقامہ

۲۰۔ دارالاقامہ میں جو طلباء رہیں گے ان کو فصلہ ذیل امور کا پابند رہنا ہوگا۔ (الف) نماز فجر (ب) تلاوت قرآن شریف (ج) مشق قرأت مجتوبہ (د) منٹ (د) آموختہ پڑھا اور سبق یاد کرنا (ه) گھنٹہ ۹ بجے (و) کھانا ۲ منٹ (و) تعلیم مدرسہ مع نماز ظہر و ناشتہ ۶ گھنٹہ ۱ بجے تک (ز) ورزش جسمانی وغیرہ (ح) مطالعہ کرنا اور سبق یاد کرنا ۶ گھنٹہ ۱ بجے تک (ط) نماز عشاء و طعام ۱ گھنٹہ (ی) سوناہ ۱ بجے تک

مذکورہ نقشہ جسکی خانہ پر می مطلوب ہو				
نام و ولایت	سکونت	عمر	کہاں پڑھا کر	کیا پڑھا کر
نسبت مال میں کسی معینی				

۴۸۵
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۱۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل
 ۲۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل
 ۳۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل
 ۴۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل
 ۵۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل
 ۶۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل
 ۷۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل
 ۸۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل
 ۹۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل
 ۱۰۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل

